روئے زمین پر افضل ترین پانی کے بے شمار فوائد پر مشتمل کتاب

آبِ زم زم سے شِفا



ڈاکٹر حشمت شاہ

روئے زمین پر افضل ترین پانی کے بے شمار فوائد پر مشتمل کتاب

آب زم زم سے شفا

مؤلف ڈاکٹر حشمت جاہ

شمع بک ایجنسی
نوید اسکوائر اردو بازار کراچی
Ph:2773302

Scanned with CamScanner

آب زم زم کا ظہور

امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں آب زم زم کے پھوٹنے کے واقعے کے متعلق عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر زم زم کے بالائی طرف مسجد سے اوپر والے حصے میں تشریف لائے جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام دودھ پیتے بچہ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں ماں بیٹے کو بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس چھوڑا۔ ان دنوں مکہ میں کوئی رہنے والا نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو وہاں چھوڑا تو ان کے پاس ایک برتن جس میں کھجوریں اور ایک برتن جس میں پانی تھا پھر ابراہیم علیہ السلام واپسی کے لیے مڑ گئے۔ تو آپ کے پیچھے ام اسماعیل گئیں۔ عرض کی حضرت آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں جس میں نہ کوئی انسان ہے نہ کوئی دوسری شے چھوڑے جاتے ہیں اور یہ بات حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیمؑ

سے کئی مرتبہ کہی مگر آپ ان کی طرف توجہ ہی نہ فرماتے تھے۔ آخر کار حضرت ہاجرہ نے کہا۔

آللّٰہ اَمَرَکَ بِھٰذَا

کیا اس کا حکم اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواباً کہا ہاں۔ حضرت ہاجرہ نے کہا۔

اِذَنْ لَا یُضِیْعنَاً

تب تو وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ پھر آپ پلٹ آئیں۔ پھر ابراہیم علیہ السلام چلے گئے حتیٰ کہ جب گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکتے تھے تو آپ نے اپنا منہ بیت اللہ شریف کی طرف کیا اور ہاتھ اٹھا کر ان کلمات کے ساتھ دعا فرمائی جو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ (سورۃ ابراہیم 14 آیت 37)

"اے ہمارے رب بے شک میں نے اپنی اولاد کو ایسے مقام پر ٹھہرایا ہے جہاں پر کوئی سبزہ نہیں تیرے عزت والے گھر کے پاس۔ اے ہمارے رب اس لئے کہ یہ نماز قائم کریں تو، تو بنا دے لوگوں کے دلوں کو کہ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور تو انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما، تا کہ یہ شکر گزار رہوں۔"

حضرت اسماعیل کی والدہ نے حضرت اسماعیل کو دودھ پلانا شروع کر دیا اور اس پانی کو پیتی رہیں حتیٰ کہ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹا دونوں پیاسے ہو گئے۔ تو

آپ نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھنا شروع کیا کہ آپ پیاس سے بے تاب تھے اور پریشانی کے عالم میں زمین پر پاؤں مارتے تھے۔ بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ گویا وہ موت کی ہچکیاں لے رہے تھے یعنی سسکیاں لے لے کر روتے تھے اور کبھی آواز بلند کرتے تھے۔ کبھی آواز پست ہوتی تھی اس سے حضرت ہاجرہ کی طبیعت کو بے قراری ہو رہی تھی۔

حضرت ہاجرہ بچے کی تشنگی دیکھ برداشت نہ کر سکیں اس جگہ سے چل کر صفا پہاڑ پر پہنچیں اور پہاڑ کھڑی ہوئیں منہ وادی کی طرف کر کے دیکھنے لگیں کہ کیا کوئی نظر آتا ہے تو انہیں کوئی نظر نہ آیا لہٰذا آپ صفا سے اتریں حتیٰ کہ جب وادی تک پہنچیں تو آپ نے اپنے دامن کو اٹھایا پھر آپ طاقتور انسان کی طرح دوڑیں حتیٰ کہ وادی کو عبور کر کے مروہ تک پہنچیں اس پر کھڑی ہوئیں تو دیکھنے لگیں کہ کوئی نظر آئے تو انہیں کوئی نظر نہ آیا اس طرح آپ نے سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی صفا و مروہ کے درمیان لوگوں کی سعی ہے۔ تو جب آپ مروہ پر چڑھیں تو آپ نے ایک آواز سنی تو آپ نے کہا خاموش رہ، تو یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے آپ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہہ رہی ہیں۔ آپ نے پھر کان لگایا تو کہا تو نے سن لیا اگر تیرے پاس کوئی پانی وغیرہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اچانک آپ نے ایک آواز سنی تو آپ نے فرمایا۔

"اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ"

اگر تیرے پاس خیر ہے تو مدد کر تو اچانک آپ فرشتہ جبریل علیہ السلام کے پاس زم زم کی جگہ کے قریب تھیں۔

طبری کے نزدیک اسناد حسن کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

میں ہے کہ آپ نے جبریل کو ندا دی تو جبریل نے کہا تو کون ہے آپ نے جواب میں کہا۔

اَنَا هَاجَرَ اُمُّ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ

میں ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کی ماں ہاجرہ ہوں۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابراہیم نے آپ دونوں کو کس کے سپرد کیا ہے۔ حضرت ہاجرہ نے جواب دیا اللہ کے۔ جبریل نے کہا کہ انہوں نے تم دونوں کو اللہ کے سپرد کیا ہے فتح الباری (جلد ششم، صفحہ 420) اور یہی مضمون الفاکہی کے نزدیک اخبار مکہ (جلد دوم، صفحہ 7) میں ہے۔

تو جبریل علیہ السلام نے اپنی ایڑی یا اپنے پیر سے زمین کو کریدا تو پانی ظاہر ہو گیا۔ کئی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت اسماعیل جس جگہ کو اپنی ایڑی سے رگڑ رہے تھے اس جگہ سے پانی ابل پڑا۔ امام بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ پانی بہنے لگا تو اسماعیل کی والدہ حضرت ہاجرہ گھبرا گئیں تو آپ نے اس کے گرد گڑھا بنانا شروع کر دیا اپنے ہاتھ سے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی روایت میں ہے کہ آپ نے پانی کو روکنا شروع کیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اسے چھوڑ دیجئے یہ بہت زیادہ سیراب کرے گا۔ فتح الباری (جلد ششم صفحہ 402) اور آپ نے پانی کو مشک میں ہاتھوں کے ساتھ ڈالنا شروع کیا۔ آپ کے ہاتھوں کے ساتھ پانی ڈالنے کے بعد پانی جوش مارنے لگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكْتُ زَمْ زَمَ اَوْقَالَ! لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْ زَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا

اللہ اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتیں یا اگر وہ پانی کو چلوؤں سے نہ روکتیں تو زم زم جاری چشمہ ہوتا۔

بخاری شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ اگر آپ اسے چھوڑتیں تو پانی جاری ہو جاتا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔ بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے پانی پینا شروع کیا تو آپ کا دودھ بچے کے لئے زیادہ ہو گیا۔ آپ کو فرشتے نے کہا ضائع ہونے کا ڈر نہ رکھو کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے۔ جسے یہ بچہ اور اس کا والد تعمیر کریں گے اور اللہ اس بیت اللہ کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ایک روایت میں ہے۔ فرشتے نے کہا۔ تو پانی کے ختم ہونے کا خوف نہ رکھ۔ فاکہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ تو اس وادی کے رہنے والوں پر پیاس کا ڈر نہ رکھ کیونکہ یہ چشمہ ایسا ہے جس سے اللہ کے مہمان پیتے رہیں گے۔ (جلد ششم صفحہ 402)

حضرت ہاجرہ اسی حالت میں وہاں ٹھہری رہیں حتیٰ کہ ان کے پاس سے جرہم بنی قحطان کا ایک قافلہ یا جرہم قبیلے کے ایک گھر والے گزرے۔ کداء کے راستے سے آتے ہوئے وہ مکہ میں اترے۔ انہوں نے پرندوں کو منڈلاتے دیکھا حالانکہ کبھی کوئی پرندہ وہاں سے نہ گزرا تھا تو انہوں نے کہا کہ بے شک یہ پرندہ پانی پر گھومتا ہے اور اس وادی میں ہمیں ایک زمانہ گزرا ہم نے یہاں پانی نہیں دیکھا۔ انہوں نے ایک یا دو قاصدوں کو بھیجا۔ انہوں نے پانی پایا اور واپس آ کر انہوں نے انہیں خبر دی تو وہ سب پانی کے پاس آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ہاجرہ پانی کے پاس موجود تھیں تو انہوں نے پوچھا کہ آپ ہمیں اس جگہ ٹھہرنے کی اجازت دیتی ہیں؟ حضرت ہاجرہ نے انہیں اجازت دی اور فرمایا کہ پانی پر تمہارا حق کوئی نہیں یعنی تمہارے لئے پانی میں سے اس

کے سوا کچھ نہیں جو تم اسے پیو، لیکن اس پانی سے کسی قسم کا نفع اٹھاتے یعنی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری محبت ام اسماعیل کی وجہ سے ہے کہ آپ انسانیت سے محبت رکھتی تھیں۔ پھر قبیلہ جرہم وہاں ٹھہرے اور انہوں نے اپنے اہل خانہ کو پیغام بھیجے تو وہ ان کے ساتھ وہیں آبسے۔ الحدیث۔

اور اسی طرح مکہ کی وادی کا حال تھا کہ وہاں پانی نہ تھا اور نہ کوئی وہاں ٹھہرتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کے واسطے زم زم کو ظاہر فرمادیا تو اس وقت سے مکہ آباد ہوا اور مکہ میں یمن کا ایک قبیلہ جسے جرہم کہا جاتا ہے پانی کی وجہ سے سکونت پذیر ہوا۔ یہ وہب بن منبہ کا کلام ہے جیسا کہ اس کلام کو ان سے فاکہی نے اخبار مکہ (جلد دوم، صفحہ 9) میں روایت کیا ہے۔

اسماعیل علیہ السلام کے بعد زم زم اور جرہم

قبیلہ جرہم آب زم زم پیتے رہے اور اس کے پاس جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرے رہے اور جب جرہم نے حرم کے ساتھ تحقیر آمیز سلوک کیا اور انہوں نے بیت اللہ شریف کی حرمت کو پامال کردیا۔ کعبۃ اللہ کا مال جو ہدیۃً آتا تھا وہ ظاہر و پوشیدہ کھانے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے کاموں کا ارتکاب کیا۔ آب زم زم خشک ہو کر ختم ہوگیا۔

نوٹ: (اور یہ ان کی سزا کے لئے تھا پھر زم زم کا کنواں اسی طرح ہوگیا جس طرح پہلے تھا۔ اس کا پانی نہ ختم ہوا نہ کم ہوسکا جیسا کہ اس کا بیان انشاء اللہ آگے آئے

گا۔)

آب زم زم کی جگہ پرانی ہوتی رہی اور مٹتی رہی اور اس پر پانی کے سیلاب گزرتے رہے۔حتیٰ کہ اس کی جگہ ایسی پوشیدہ ہوئی گویا مٹ گئی (اخبار مکہ الازرقی جلد اول صفحہ 92، جلد دوم صفحہ 41 اسے انہوں نے بعض اہل علم کی طرف منسوب کیا ہے)

ازرقی نے جرہم اور ان کے ان اعمال کو ذکر کیا ہے جو بیت اللہ شریف، حرم اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس سے محروم ہونے کا سبب بنے اور وہ کیسے قتل کئے گئے اور جو باقی رہے وہ کیسے ذلت ورسوائی کے ساتھ وہاں سے نکلے۔

عثمان بن ساج کے طریق سے روایت ہے کلبی سے اور کلبی کی روایت ہے ابو صالح سے انہوں نے کہا جب جرہم کی ولایت کا زمانہ لمبا ہوگیا انہوں نے حرم کی بڑی بڑی چیزوں کو حلال کرلیا اور انہوں نے وہ کچھ پایا جو وہ نہیں پاتے تھے تو انہوں نے حرم کی عظمت کو پامال کیا اور کعبہ معظمہ کے نذرانہ کو ظاہر اور پوشیدہ طور پر کھانے لگے۔وہ ظلم کرتے اس پر جو مکہ کے باہر رہنے والوں میں سے اس میں داخل ہوتا تو مکے میں ان کا حال پتلا ہوگیا وہ کمزور ہوئے۔ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہوئے اور اختلاف ہوا حالانکہ اس سے پہلے وہ عرب میں سب سے زیادہ عزت والا قبیلہ تھا۔سب سے زیادہ مال اور اسلحہ ان کے پاس تھا اور سب سے زیادہ وہ عزت والے تھے۔

مضاض بن عمرو کا خطبہ

جرہم میں ایک شخص تھا جسے مضاض بن عمرو بن حارث بن مضاض بن عمرو کہا جاتا تھا۔جب اس نے ان کا حال دیکھا تو اس نے انہیں خطاب کیا اور نصیحت فرمائی اور اس نے کہا۔"اے میری قوم اپنے آپ پر رحم کرو اللہ کے حرم اور اس کے امن میں

اللہ تعالیٰ سے ڈرو حالانکہ تم نے دیکھا اور سنا ان کو جو تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں جیسے قوم ہود، قوم صالح، قوم شعیب، تو تم یہ کام نہ کرو تم صلہ رحمی سے کام لو اور ایک دوسرے کو نیکی کے کام کی نصیحت کرو اور برائیوں سے رک جاؤ اللہ تعالیٰ کے حرم اور اس کے عزت والے گھر کی عزت پامال نہ کرو اور تم اپنی حالت امن اور قوت سے دھوکہ نہ کھاؤ اور اس حرم میں ظلم کے ساتھ بے دینی کرنے سے بچو یہ بہت بڑی ہلاکت ہے۔

اور اللہ کی قسم یقیناً تم جانتے ہو کہ یہاں کوئی ایک نہ رہا تھا کہ اس نے ظلم کیا ہو اور وہ بے دین ہوا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی جڑ کاٹ دی اور انہیں جڑ سے اکھیڑ ڈالا اور اس زمین کو دوسروں سے بدل دیا، تو تم سرکشی سے پرہیز کرو کیونکہ سرکش باقی نہیں رہتے حالانکہ تم دیکھ چکے اور تم نے سنا ان کا جو تم سے پہلے رہائش پذیر ہوئے جیسے طمس، جدیس، عمالیق یہ وہ لوگ تھے جن کی عمریں لمبی تھیں۔ طاقت میں زبردست ان کے مرد کثیر، مال بے شمار، اولاد زیادہ تو جب انہوں نے اللہ کے حرم کو پامال کیا اور اس میں ظلم کے ساتھ بے دینی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے مختلف طریقوں سے نکالا بعض وہ ہیں جنہیں چیونٹیوں کے ذریعے نکالا گیا اور بعض وہ ہیں جنہیں خشک سالی سے نکالا گیا اور کچھ وہ ہیں جو تلوار کے زور سے نکالے گئے۔

اور تم انہیں کے گھروں میں رہنے لگے اور ان کے بعد زمین کے وارث ہوئے تو تم اللہ کے حرم کی حفاظت کرو، یعنی تم اس کی عظمتوں کی رعایت رکھو اور اس کی عزت والے گھر کی تعظیم کرو اس سے اور جو کچھ اس میں ہے الگ ہو جاؤ اور جو اس میں داخل ہو اس کی حرمتوں کی تعظیم کرتا ہوا آئے۔ اس پر ظلم نہ کرو۔ نہ اس پر جو اپنے سامان کو بیچنے کے لئے آیا یا تمہارے پڑوس کی خواہش کرتے ہوئے آیا تو بے شک تم اگر یہ کام کرو گے تو مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ تم بھی اللہ کے حرم سے ذلت و رسوائی کے ساتھ

نکالے جاؤ گے حتیٰ کہ تم میں سے کوئی ایک حرم تک پہنچنے کی طاقت نہ رکھے گا اور نہ اس کے گھر کی زیارت کرنے کی جو تمہارے لئے حفظ و امان ہے۔ پرندے اور وحشی جانور اس میں امن پائیں گے۔"

ان میں سے ایک نے اسے کہا، جو اسے جواب دے رہا تھا اسے مجذع کہا جاتا تھا۔ کون ہے جو ہمیں نکالے گا۔ اس نے کہا کیا ہم عرب میں زیادہ عزت والے اور زیادہ افرادی قوت اور اسلحہ والے نہیں ہیں؟" تو مضاض بن عمرو نے اسے کہا:

اِذَا جَاءَ الْاَمْرُ بَطَلَ مَا تَقُوْلُوْنَ

کہ جب حکم آئے گا تو جو تم کہتے ہو بے کار رہ جائے گا۔

تو جو کچھ وہ کرتے تھے اس میں انہوں نے کوئی کمی نہ کی۔ جب مضاض بن عمرو نے دیکھا کہ جرہم حرم میں سے کعبہ کا مال چوری چھپے اور اعلانیہ لے جاتے ہیں تو اس نے ان دو ہرنوں جو بیت اللہ میں سونے کے تھے اور کچھ قلعی تلواروں کا ارادہ کیا۔ تلواریں اور ہرن وغیرہ فارس کے بادشاہ ساسان نے کعبہ کی طرف بطور ہدیہ بھیجی تھیں جیسا کہ (روض الانف جلد اول صفحہ 166) میں ہے اور قلعیہ یہ نسبت ہے ہندوستان کے ایک شہر کی طرف جیسا کہ صالحی کی (سبل الھدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ 242) میں بھی ہے اور "قلع" کے تحت القاموس المحیط دیکھی جاسکتی ہے۔ انہیں زم زم کے کنویں کی جگہ دفن کر دیا اور زم زم کا پانی بالکل ختم ہو چکا تھا۔ جب تک جرہم نے حرم میں برائیوں کا ارتکاب کیا حتیٰ کہ کنویں کی جگہ پوشیدہ ہوئی اور مٹ گئی تو مضاض بن عمرو اور اس کے بعض لڑکے اندھیری رات میں گئے انہوں نے زم زم کے کنویں کو کھودا اور گہرا کیا پھر اس میں تلواروں اور دونوں ہرنوں کو دفن کر دیا۔ (اخبار مکہ، ارزقی جلد اول صفحہ 90 سے 92)

زم زم کے کنوئیں کا مٹنا، جرہم کی سزا

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زم زم کو جرہم نے دفن کیا جب انہیں مکہ سے نکالا گیا۔ (شفاء الغرام، الفاسی جلد اول، صفحہ 247)

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر خزاعہ کو مسلط کر دیا تو انہوں نے انہیں حرم سے نکال دیا تو شرید کے سوا ان میں سے کوئی نہ بچا اور جرہم فنا ہو گئے۔ انہیں خزاعہ کے ساتھ جنگ میں تلوار نے فنا کر دیا اور کعبہ کے متولی خزاعہ ہوئے اور جب تک اللہ پاک نے چاہا تو وہ اس کے متولی رہے۔

اس عرصے میں زم زم کا مقام زمانے کے گزرنے سے معروف نہ رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب بن ہاشم کو تیار کیا اور انہیں قریش میں سے اس کام کے لئے مخصوص فرما لیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا (اخبار ازرقی جلد دوم صفحہ 41، جلد اول صفحہ 93 سے 94)

آب زم زم مٹا رہا حتیٰ کہ اس کا نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہاں تک کہ برکتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کا وقت آ گیا جن کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوتے تھے جو صاحب کوثر ہیں اور سیراب کر دینے والے حوض کے مالک ہیں۔ تو جب آپ کے ظہور کا وقت قریب ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا کو پانی پلانے کی اجازت دی یعنی جو آب زم زم دفن ہو چکا تھا اسے ظاہر کریں۔ (الروض الانف سہیلی جلد اول، صفحہ 166)

زم زم کے کنویں سے خواب کے ذریعے جسے عبدالمطلب نے دیکھا پردے ہٹا دیئے گئے اور انہیں کنویں کو کھودنے کا حکم ہوا اور انہیں کچھ علامتیں بتائی گئیں جن

کے ذریعے زم زم کی جگہ واضح ہوئی تو انہوں نے اسے کھودا۔

زم زم کو کھودنے کا وقت.

امام سہیلی کا کلام اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ عبدالمطلب کا زم زم کو کھودنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھوڑی دیر پہلے تھا یعنی عام الفیل سے پہلے۔

اور اس طرح امام تقی الدین الفاسی نے فرمایا ہے اور یہ شفاء الغرام (جلد اول صفحہ 247) میں موجود ہے۔

آپ کا زم زم کے کنویں کو کھودنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے پہلے تھا کیونکہ ہم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے جب زم زم کو کھودا تو آپ کا سوائے حارث کے کوئی بیٹا نہ تھا (اس کا ذکر آگے آ رہا ہے جہاں پر سیدنا عبدالمطلب کے نذر ماننے کا ذکر ہے کہ اگر اللہ پاک نے مجھے دس لڑکے عطا کئے اور آب زم زم کی کھدائی پوری ہوگئی تو دس میں سے ایک کو ذبح کریں گے) اور ہم نے یہی روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سیرت ابن اسحاق میں اس کے ثقہ رجال کی سند سے روایت کی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد اور آپ کے چچاؤں میں سے سوائے حارث کے کوئی نہ تھا وہ پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ان کے بعد عام الفیل میں ہوئی اور وہ جو ازرقی (اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 42) کی زہری سے روایت کا مفہوم ہے کہ عبدالمطلب کا زم زم کھودنا عام الفیل کے بعد ہے وہ روایت درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

زم زم کی کھدائی

ابن اسحاق کے طریق سے ازرقی میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ زم زم کی حدیث کو بیان کرتے ہیں کہ کب عبدالمطلب کو اسے کھودنے کا حکم ہوا (اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 2-44-46، اخبار مکہ فاکھی جلد دوم صفحہ 3-16، طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 4-83، الروض الانف جلد اول صفحہ 166)
آب زم زم کو کھودنے کے قصہ کے لئے متعدد روایتیں اور کئی طریق ہیں۔

عبدالمطلب نے فرمایا میں حجر اسماعیل میں سویا ہوا تھا۔ کوئی میرے پاس آیا اس نے کہا طیبہ کو کھودو میں نے کہا طیبہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ وہ غصے سے چلا گیا۔ پھر جب میں دوبارہ اپنی اس سونے کی جگہ جا کر سو گیا تو وہ شخص پھر آیا اس نے کہا برہ کو کھودو میں نے کہا برہ کیا ہے تو وہ پھر چلا گیا۔

جب تیسرا دن ہوا میں پھر اپنے مقام میں سو رہا تھا کہ اس شخص نے آکر کہا زم زم کو کھودو میں نے کہا زم زم کیا ہے تو اس نے کہا وہ کبھی خشک نہ ہوگا اور نہ قلیل ہوگا (جیسا کہ زم زم کے ناموں میں اس بات کا ذکر آئے گا) اور یہ پانی حاجیوں کی عظیم جماعت سیراب کرے گا۔

آپ فرماتے ہیں جب میرے سامنے زم زم کا حال اس نے ظاہر کر دیا اور اس کی جگہ پر مجھے رہنمائی کر دی گئی اور یہ بات واضح ہو گئی کہ کہنے والا سچ کہتا ہے میں نے کدال لیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا حارث تھا۔ اس کے سوا میرا کوئی بیٹا نہ تھا تو میں نے اسے کھودا حتیٰ کہ جب میرے لئے...... کنارے ظاہر ہوئے تو میں نے تکبیر کہی تو قریش نے جان لیا کہ عبدالمطلب کی حاجت پوری ہو گئی تو انہوں نے آپ کے پاس

آ کر کہا۔ اے عبدالمطلب یہ بیئر (کنواں) اسماعیل ہے اور اس میں ہمارا حق ہے تو ہمیں اپنے ساتھ شریک کر۔

عبدالمطلب نے فرمایا میں یہ کام نہیں کروں گا کیونکہ تمہیں چھوڑ کر مجھے اس کام کے لئے مخصوص کر کے تمہارے درمیان میں سے مجھے ہی یہ اعزاز عطا کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا تو ہم سے انصاف کر بے شک ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے اور اس بارے میں ہم تجھ سے جھگڑا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم میرے اور اپنے درمیان جسے چاہو ثالث مقرر کر لو میں فیصلہ اس کے پاس لے جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ بنی سعد بن ہذیم کاھنہ۔

آپ نے فرمایا درست ہے کہ وہ شام کے بڑے لوگوں میں سے ہے تو عبدالمطلب سوار ہوئے اور ان کے ساتھ بنی عبد مناف میں سے ایک شخص اور قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص سوار ہو کر چلے اور زمین اس وقت اس علاقہ کی صحرائی تھی یعنی بے آب میدان تھے۔ چلتے چلتے جب وہ حجاز اور شام کے درمیان پہنچے تو حضرت عبدالمطلب اور آپ کے ساتھیوں سے پانی ختم ہو گیا۔ انہیں پیاس نے ستایا تو انہیں ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ انہوں نے اپنے ساتھ قریش کے باشندوں سے پانی مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا ہمیں بھی صحرا میں تمہاری طرح تکلیف پہنچنے کا ڈر ہے۔

جب حضرت عبدالمطلب نے قوم کے اس کرتوت کو دیکھا اور اپنی اور ساتھیوں کی حالت دیکھی تو فرمایا (اے قریش!) تمہاری رائے کیا ہے؟

انہوں نے کہا ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہی ہے اور ہمارا معاملہ وہی ہے جو آپ چاہیں۔

آپ نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے لئے اپنی طاقت

کے مطابق کھودے تو جب کوئی مر جائے اس کے ساتھی اسے اس گڑھے میں ڈال کر مٹی ڈال دیں حتیٰ کہ تم میں آخری ایک مردرہ جائے تو ایک آدمی کا ضیاع وہلاک پوری ایک ٹیم کے ضیاع وہلاک سے آسان ہے۔

وہ بولے آپ کے ارادہ کو ہم نے سنا پھر ہر شخص اٹھا اور اپنا گڑھا کھودنے لگا۔ پھر پیاس کی وجہ سے، سب بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگے۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اللہ کی قسم ہمارا اپنے آپ کو یہاں ڈال دینا یہ عاجزی و سستی ہے۔ کیا ہمیں کوئی ذریعہ تلاش نہیں کرنا چاہئے؟ ممکن ہے کہ اللہ پاک ہمیں کسی جگہ سے پانی عطا کردے، کوچ کرو، انہوں نے سفر کی تیاری کی اور جو قریش ان کے ساتھ تھے بھی وہ تیار تھے، حضرت عبدالمطلب اپنی سواری کی طرف بڑھے اور سوار ہوئے، جب سواری آپ کو لے کر اٹھی تو اس کے کھر کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ آپ نے اتر کر پانی پیا، آپ کے ہمراہیوں نے بھی پیا اور انہوں نے برتنوں کو پانی سے بھرلیا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھ چلنے والے قبائل کو بلایا۔ فرمایا پی لو کہ یقیناً اللہ عزوجل نے ہمیں پانی عطا فرمایا ہے۔ پیو اور جمع کرلو تو انہوں نے پی کر جمع کرلیا۔

جن قبائل نے آپ سے جھگڑا کیا تھا انہوں نے کہا اے عبدالمطلب بے شک اللہ عزوجل نے ہمارے خلاف اور آپ کے حق میں فیصلہ کردیا ہے۔ اللہ کی قسم ہم آب زم زم کے بارے میں کبھی بھی آپ سے نہ جھگڑیں گے۔

جس نے آپ کو اس صحرا میں یہ پانی عطا فرمایا ہے وہی ہے جو آپ کو زم زم عطا کررہا ہے۔ لہٰذا آپ اپنے سقایہ کی طرف راشد ہوتے ہوئے لوٹ جائیں۔ آپ اور قبائل قریش آپ کے ساتھ لوٹ آئے اور کاہنہ کے پاس نہ گئے بلکہ عبدالمطلب

اور زم زم کے درمیان سے الگ ہو گئے۔

ابن اسحاق نے کہا اور میں نے اس شخص کو بھی سنا جو آب زم زم کے بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کرتا ہے کہ جب عبدالمطلب کو زم زم کھودنے کا حکم ہوا تو انہیں کہا گیا۔

اُدْعُ بِالْمَاءِ الرَّوَّاءِ غَيْرِ الْكَدِرِ ...... اِحْفِرْ زَمْ زَمَ اِنْ حَفَرْتَهَا لَمْ تُذَمْ وَهِيَ تُرَاثٌ" لِّاَبِيْكَ الْاَعْظَمِ

سیراب کرنے والے، صاف ستھرے پانی کی دعا مانگو..... زم زم کھودو۔ بے شک اس کا کھودنا برا نہیں اور یہ آب زم زم آپ کے عظیم باپ (اسماعیل علیہ الصلوٰۃ و السلام) کی میراث ہے۔

جب آپ سے یہ بات کہی گئی تو آپ نے کہا آب زم زم ہے کہاں؟ ابن اسحاق یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ کو بتایا گیا کہ آب زم زم چیونٹیوں کے بل کے پاس ہے جہاں کو اکل چونچ مارے گا۔

تو دوسرے دن صبح حضرت عبدالمطلب اور آپ کا بیٹا حارث وہاں پہنچے اور اس وقت آپ کا اور کوئی بیٹا نہ تھا۔ تو آپ نے چیونٹیوں کا بل پا لیا اور دو بتوں اساف اور نائلہ کے درمیان کوے کو چونچ مارتے بھی پایا۔ آپ نے کدال لیا اور حکم کے مطابق کھدائی شروع کر دی، قریش نے جب دیکھا تو آپ کے پاس پہنچے اور بولے اللہ کی قسم ہم تجھے ان دو بتوں کے درمیان جن کے پاس ہم ذبح کرتے ہیں کھدائی نہ کرنے دیں گے۔

آپ نے حارث کو کہا کہ تو مجھے کھودنے دے اللہ کی قسم جس کا مجھے حکم ہوا ہے میں اسے کر کے رہوں گا۔

تو جب انہوں نے جان لیا کہ آپ اس کام کو چھوڑ کر جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتے بلکہ کام کرگز رنا چاہتے ہیں تو وہ آپ سے کھدائی کے معاملے میں الگ ہوئے اور رک گئے۔ ابھی آپ نے بہت قلیل کھدائی کی تھی کہ آپ کے لئے کنوئیں کا کنارہ ظاہر ہوا۔ آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور آپ کو معلوم ہو گیا کہ آپ کا خواب سچا ہے۔ جب آپ نے مزید کھدائی فرمائی تو آب زم زم کے کنوئیں میں سونے کے دو ہرن پائے۔ یہ دونوں ہرن وہی تھے جنہیں مکہ سے نکلتے وقت قبیلہ جرہم والے دفن کر گئے تھے اور آپ نے اس میں کچھ قلعی تلواریں، زرعیں اور جنگی ساز و سامان پایا۔

صالحی نے سبل الھدیٰ والرشاد (جلد اول صفحہ 189، بیروت اور اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 43) میں ارزقی کے نزدیک حدیث زہری سے مروی ہے۔

میں ابن اسحاق سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت اور بیہقی سے زہری کی روایت نقل کرتے ہوئے ذکر کیا کہ جب حضرت عبدالمطلب پلٹ آئے اور زم زم کی کھدائی مکمل کر لی اور اس پر ایک حوض بنایا جسے آپ بھر دیتے اور حاجی اس سے پیتے۔ قریش کے حسد کرنے والے لوگ رات کے وقت اس حوض کو توڑ دیتے اور عبدالمطلب اسے درست کرتے رہتے حتیٰ کہ جب حوض کو خراب کرنے کا عمل کثیر ہوا تو آپ نے اپنے رب سے دعا فرمائی پھر آپ نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا تھا کہہ دو

اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَا اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَلٰکِنْ هِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ" وَّ بِلٌّ" ثُمَّ کُفِیْتَهُمْ

اے اللہ بے شک میں اسے نہانے والے کے لئے حلال نہیں کرتا لیکن یہ پینے والے کے لئے حلال اور مباح ہے۔ پھر تجھے ان سے کفایت کر دی جائے گی۔

عبدالمطلب نے کھڑے ہو کر اپنے خواب کا اعلان کر دیا اور تشریف لے گئے۔

تو جب کوئی شخص حوض کو خراب کرتا اس کے جسم میں بیماری پیدا ہو جاتی حتیٰ کہ لوگوں نے حوض اور اس کے سقایہ کو چھوڑ دیا۔

حضرت عبد المطلب کی نذر

حضرت عبدالمطلب نے زم زم کی کھدائی پر اللہ کے لئے نذر مانی تھی جب آپ کو کھدائی کا حکم دیا گیا کہ اگر آپ نے اسے کھودا، اس کام کو پورا کر لیا اور آپ کے دس بیٹے پورے ہوئے تو ان میں سے ایک کو اللہ عزوجل کے لئے ذبح کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بزرگی اور اولاد میں اضافہ فرمایا کہ چھ بیویوں سے دس بیٹے ہوئے۔

(1) حارث، (2) عبداللہ، (3) ابوطالب، (4) زبیر، (5) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (6) ضرار، (7) ابولہب، (8) غیداق، (9) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (10) مقوم۔

جب دس بیٹے پورے ہو گئے۔ آپ کو شرف عظیم عطا ہوا، زم زم کھود لیا اور اس سے پانی پلانے کا کام پورا ہو گیا، آپ نے اپنے بیٹوں میں قرعہ اندازی کی کہ کس کو ذبح کریں تو قرعہ عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام نکلا۔

آپ نے ان کے ذبح کا ارادہ فرمایا تو عبداللہ کے ماموں بنو مخزوم، قریش کے بڑے بڑے حضرات اور ان کے اہل رائے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا اللہ کی قسم! آپ اسے ذبح کریں گے کیونکہ اگر آپ نے ایسا کر دیا تو یہ ہم پر ہماری اولاد میں ایک طریقہ عرب کے اندر جاری ہو گا۔

اس مسئلہ میں آپ کے بیٹے بھی قریش کے ساتھ ہو گئے تو قریش نے آپ سے کہا کہ حجاز میں ایک عرافہ (نجومی جو علم غائب کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے

ہلاک کر دیا جیسا کہ ابن اثیر کی نہایۃ (جلد سوم صفحہ 218) میں ہے اور شریعت نجومیوں اور اٹکل قیاس اور قیافہ سے بات کرنے والوں کو جھوٹا قرار دیتی ہے۔
احادیث صحیحہ صریحہ میں ان کی تصدیق کرنے اور ان کے پاس آنے سے منع فرمایا اور اس کام کو حرام قرار دیا۔ صحیح مسلم اور اس کی شرح امام نودی کی تصنیف دیکھی جا سکتی ہے (جلد چہاردہم صفحہ 223، 227) ہے۔ اس کے کچھ جن تابع ہیں تو اس سے پوچھ۔ پھر تجھے اپنے معاملہ میں اختیار ہے اگر وہ تجھے ذبح کا حکم دے ذبح کروا گر وہ کسی ایسے کام کا حکم دے جس میں آسانی ہو تو اسے قبول کرو۔

نجومی عورت کے پاس جانا

راوی کہتا ہے کہ پھر وہ سب اس کے پاس پہنچے۔ اس سے پوچھا اور اس کے سامنے عبدالمطلب نے اپنی صورتحال بیان فرمائی تو اس نے کہا تم سب اس وقت واپس چلے جاؤ۔ جب میرا جن میرے پاس آئے گا میں اس سے پوچھوں گی تو سب لوٹ آئے حتیٰ کہ دوسرا دن ہوا۔ پھر صبح اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا ہاں میرے پاس خبر آئی ہے تمہارے اندر دیت کی مقدار کیا ہے؟ انہوں نے کہا دس اونٹ۔

راوی نے کہا کہ دیت کی اس وقت یہ ہی صورتحال تھی۔

وہ نجومی عورت بولی، اپنے علاقے کی طرف لوٹ جاؤ اور دس اونٹ قربانی کے لئے الگ کر کے اونٹ اور عبداللہ کے درمیان قرعہ اندازی کروا گر قرعہ اونٹوں پر نکلے تو انہیں ذبح کر دو اور اگر تمہارے صاحب (عبداللہ) پر نکلے تو دس اونٹ اور زیادہ کر کے پھر قرعہ اندازی کر دحتیٰ کہ تمہارا رب راضی ہو جائے تو جب قرعہ اندازی اونٹوں کے حق میں ہو تو انہیں ذبح کر دو تب تمہارا رب راضی ہو گا اور عبداللہ کو نجات ہو گی۔

قرعہ اندازی

پھر مکہ کی طرف سب لوٹ آئے۔ عبدالمطلب نے عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ ڈالا تو وہ عبداللہ کے بارے میں نکلا۔ تو قریش نے کہا اے عبدالمطلب! اپنے رب کے لئے زیادہ کر، حتیٰ کہ راضی ہو جائے لہٰذا آپ دس دس اونٹ بڑھاتے رہے اور قرعہ عبداللہ پر نکلتا رہا اور قریش کہتے رہے۔

زِدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَرْضٰی

اپنے رب کے لئے زیادہ کرو حتیٰ کہ وہ راضی ہو جائے۔

آپ ایسا کرتے رہے حتیٰ کہ اونٹ سو ہو گئے اور قرعہ اونٹوں پر نکل آیا۔ قریش نے عبدالمطلب سے کہا انہیں ذبح کرو کہ یقیناً تیرا رب راضی ہو گیا اور آپ نے قرعہ اندازی کی ہے۔

آپ نے فرمایا پھر تو میری طرف سے اپنے رب کے ساتھ اس وقت تک انصاف نہ ہوگا جب تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام کا تین بار نہ نکل آئے۔ لہٰذا آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ اور سو اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی تین بار کی تو ہر بار قرعہ اونٹوں کا ہی نکلا۔

تین بار قرعہ اندازی کرنے کے بعد آپ نے وادیوں، گھاٹیوں اور پہاڑیوں کی چوٹیوں پر اونٹ ذبح فرمائے اور ان اونٹوں سے کسی انسان، پرندے اور درندے کو روکا نہ گیا۔ ان اونٹوں سے آپ نے اور آپ کے بیٹوں میں سے کسی ایک نے کچھ بھی نہ کھایا۔ مکہ کے اردگرد کے دیہاتیوں کو بلا کر دیا گیا اور جو باقی بچا اس پر درندے جھپٹ پڑے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جب دیت سو اونٹ ہوئی پھر اللہ پاک نے اسلام بھیجا تو

دیت یہی پکی ہوگئی۔

اور اس دن جب عبدالمطلب اپنے گھر کی طرف واپس ہوئے تو وہب بن مناف بن زہرہ بن کلاب کے پاس سے گزرے۔ وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور وہ مکہ کے شرفاء میں سے تھے۔ انہوں نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد سے کردیا (اخبار مکہ، ازرقی جلد دوم صفحہ 48 سے 49 اور طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 88) اور ایک دوسری مختصر روایت میں اس کا ذکر ازرقی (جلد دوم صفحہ 43 سے 44) نے کرتے ہوئے کہا۔

جب عبدالمطلب نے کھدائی شروع کی۔ وہ آپ پر گراں گزری۔ آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ پاک ان کو دس بیٹے عطا کرے تو وہ ایک کو قربان کریں گے...... پھر آپ نے عورتوں سے نکاح فرمائے تو دس بیٹے پیدا ہوئے۔ آپ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام کا نکلا۔ آپ کو عبداللہ سے سب بیٹوں سے زیادہ محبت تھی۔ آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا۔ اے اللہ! کیا تجھے یہ زیادہ پسند ہے یا سو اونٹ؟ پھر قرعہ اندازی اپنے بیٹے اور سو اونٹوں میں کی تو قرعہ سو اونٹوں کا تھا لہٰذا آپ نے انہیں ذبح کردیا۔

اور صالحی نے سبل الہدیٰ والرشاد (جلد اول صفحہ 244 طبعتہ بیروت) میں ابن سعد اور بلاذری سے اس نذر کے سبب کے بارے میں نقل کرتے ہوئے کہا کہ عدی ابن نوفل بن عبد مناف مطعم کے والد نے آپ سے کہا اے عبدالمطلب! کیا تو ہم پر ظلم و زیادتی کرنا چاہتا ہے؟ حالانکہ تو تنہا ہے تیری اولاد کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم مجھے قلت اور کمی سے عار دلاتے ہو؟ تو اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے دس لڑکے عطا کئے تو میں ضرور ضرور ایک کو کعبہ کے پاس قربان کروں گا۔ الخ

لیکن پہلا واقعہ زیادہ مشہور ہے۔

اور اسی طرح اللہ پاک جو چاہے ہوتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا و مولانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کو ذبح ہونے سے محفوظ رکھا اور سو اونٹوں کا فدیہ دیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ متحقق ہو اور عبداللہ بن عبدالمطلب سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا سبب ہوں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور آپ کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام جہانوں کے لئے رحمت کا ہدیہ وعطیہ ہے۔

ظہور آب زم زم کی مدت

سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے چشمہ آب زم زم کے پھوٹنے سے لے کر (اس عربی کتاب کے لکھنے کے) دن تک اس پانی کے ظہور کو تقریباً پانچ ہزار سال گزر چکے ہیں جیسا کہ آئندہ عبارات سے واضح ہوگا۔

ابن سعد نے طبقات میں (جلد اول صفحہ 53 اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی الحاوی للفتاویٰ جلد دوم صفحہ 139 میں بھی یہ مضمون ہے) ذکر کیا۔ روایت کرتے ہیں محمد بن عمر بن واقد اسلمی سے اور ایک سے زائد اہل علم سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم اور موسیٰ بن عمران علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درمیان 10 قرن ہیں اور ایک قرن سو سال ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سیدنا موسیٰ بن عمران اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درمیان فاصلہ انیس سو سال ہے اور ان دونوں کے درمیان فترۃ (وہ زمانہ جس میں کوئی رسول دنیا میں موجود نہ ہو)

نہیں تھا۔

اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان 569 سال کا عرصہ تھا۔

اس بیان کے مطابق سیدنا ابراہیم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تین ہزار چار سو اٹھہتر سال کا عرصہ ہے۔ اس میں ہم 53 سال زیادہ کریں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پہلے کی زندگی ہے اور ہجرت سے ہمارے اس زمانہ تک 1420 سال ہیں لہٰذا سب مل کر سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے اب تک چار ہزار نو سو پچاس سال ہیں۔

اگر ہم اس کل سالوں کی گنتی سے وہ سال نکال دیں جو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ولادت اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت میں ہے یعنی آب زم زم کے پھوٹنے اور ظاہر ہونے تک تو وہ 99 سال ہیں۔

(جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد جو زبان ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ادا ہو چکا ہے کے بارے میں فرمایا۔ یعنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ

(سورۃ ابراہیم 14 آیت 39)

سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پیدا ہوئے اس وقت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر 99 سال تھی۔ اسی طرح امام قرطبی کی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں ہے (جلد نہم صفحہ 275)

نتیجہ یہ ہوا کہ آب زم زم کے ظاہر ہونے کی کل مدت چار ہزار آٹھ سو تینتالیس

ہے یعنی جو پانچ ہزار سال تقریباً ہے اور اللہ خوب جانتا ہے۔

یہ تو زمین پر پانی کے ظہور کی مدت ہے البتہ اس کا وجود زمین کے نیچے اس سے پہلے تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ظاہر ہونے تک اس کی مدت کیا ہے؟ اس کا علم بھی اللہ ہی کے پاس ہے اور عنقریب آگے یہ بات آ رہی ہے کہ چشمہ آب زم زم جنت کے چشموں میں سے ہے جسے زم زم کے کنویں کی جگہ لایا گیا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس مبارک پانی کو اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ظاہر کرنے کی اجازت دی تو سیدنا جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے کنویں کی جگہ کی زمین پر ضرب ماری تو زمین پر آب زم زم ظاہر ہوا۔

مکہ کی آبادی کا سبب آب زم زم

آب زم زم کے فضائل اور برکات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک پانی کو مکہ مکرمہ کی آبادی کا سب سے پہلا سبب بنایا ہے اور زندگی کی نشو ونما اس میں ہے۔ اسی وجہ سے بیت اللہ شریف کی آبادی ہے۔

ایک وقت ایسا تھا کہ بطن مکہ میں پانی نہیں تھا اور کوئی بھی وہاں ٹھہرتا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے زم زم کو اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ظاہر کر دیا۔ آب زم زم سے آپ کی اور آپ کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا الصلوۃ والسلام کی مدد کر کے دونوں کو سیراب کیا اور اس دن سے مکہ آباد ہوا اور وہاں پانی کی وجہ سے یمن کا ایک قبیلہ سکونت پذیر ہوا اس قبیلے کو جرہم کہا جاتا ہے اور وہ بنی قحطان سے ہے اور یہ سکونت حضرت ہاجرہ علیہا الصلوۃ والسلام سے اس پانی کی مجاورت کی اجازت لینے کے بعد ہوئی کیونکہ آپ نے انہیں اس شرط پر اجازت دی کہ ان کے لئے اس پانی سے پینے اور نفع پانے کے

علاوہ کچھ اختیار نہیں تو وہ ٹھہرے اور اسماعیل علیہ السلوٰۃ والسلام کی شادی اس قبیلے میں سے ہی اس کے بعد ہوئی جیسا کہ گزر چکا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کا ارادہ مکہ پاک کی زندگی اور آبادی کا ہوا کہ اس نے آب زم زم کو اس کا سبب بنایا اگر یہ مبارک پانی نہ ہوتا تو کسی ایک کا یہ مقام نہ ہوتا اور اللہ پاک خوب جانتا ہے۔(فاکھی کی کتاب اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 9 وہب بن منبہ سے روایت ہے)

اللہ کے حرم میں ایک نشانی آب زم زم

اللہ پاک جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکَۃً وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا

(سورۃ آل عمران 3 آیت 96 سے 97)

ترجمہ: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کا مقرر ہوا ہے وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

امام فقیہ محدث محمد بن عمر جو بحرق کے نام سے مشہور ہیں نے فرمایا جو آیات بینات اس گھر میں ہیں ان میں حجر اسود، حطیم، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑی سے آب زم زم کا پھوٹ کر نکلنا، اس کا پینا، بیماروں کے لئے شفاء ہونا، جسم کی غذا ہونا اس لئے کہ آب زم زم پانی اور کھانے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔(تبصرۃ الحضرۃ الاحمدیۃ المبشاھیۃ بسیرۃ الحضرۃ الاحمدیۃ النبویۃ جلد اول صفحہ 83 طبع انصاری، صفحہ 81 طبع دار الحاوی، امام قرطبی

نے الجامع الاحکام القرآن جلد چہارم صفحہ 139 میں آب زم زم کو بھی آیات بینات سے شمار کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر مفسرین کی بھی یہی رائے ہے۔)

عظیم نعمت آب زم زم

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (سورۃ حج 22 آیات نمبر 27 سے 28)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تا کہ وہ اپنے فائدے پائیں اور اللہ کا نام لیں معلوم دنوں میں۔

ان عظیم منفعتوں میں سے جن کا مشاہدہ حج اور عمرہ کرنے والے حرم شریف میں کرتے ہیں عظیم ترین نفع دالی چیز آب زم زم ہے کیونکہ جب لوگ پیتے اور خوب سیر ہو جاتے ہیں، اس کی بھلائیاں اور برکتیں پاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں جو اس کے پینے کے وقت قبول ہوتی ہے کہ آب زم زم دنیا و آخرت کی جن حاجات کے لئے پیا جائے ان (کے حصول) کے لئے ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہے جو اس نے اس پاکیزہ اور مبارک جگہ میں اپنے حرمت والے گھر کے پاس بنائی ہیں۔

وہ فضائل جو اس نعمت کی عظمتوں کو ظاہر کرتے ہیں ان میں ظاہر ترین فضیلت اور آب زم زم کی بڑی منفعت خاص طور پر اس کے ذریعہ شفاء پانا ہے۔ تو کتنے ہی بیمار ایسے ہیں جنہیں اس پر کھڑے ہونے کے سبب شفاء و عافیت عطا کر دی گئی اور بعض کو اس سے پینے سے اور بعض کو غسل کرنے سے۔ بعد اس کے کہ انہوں نے زمین کے اندر کوئی چشمہ

ایسا نہ چھوڑا جس کے پاس وہ نہ گئے ہوں اور اس میں نہائے نہ ہوں (ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب، الثعالبی مصنف ہے اس کی وفات 429ہجری صفحہ 559)

بلکہ وہاں تو ایسے بیمار ہوئے جن کا شمار نہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں آب زم زم کی برکت سے ایسی سخت بیماریوں سے شفا عطا کر کے عزت عطا کی جن سے اطباء کی ایک جماعت اور حکیموں کی حکمت عاجز آ چکی تھی۔

تو آب زمزم اس عظیم خیر کا دروازہ ہے جسے اللہ پاک نے اپنے مومن بندوں کے لئے کھول رکھا ہے اس کے ذریعے ان کی عزت فرماتا ہے۔

اللہ پاک ہماری طرف سے ہمارے نبی سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہترین جزا عطا فرمائے کہ آپ نے اپنی امت کی رہنمائی اس عام خیر کی طرف کی اور ان کے لئے اس کے فضائل اور بھلائیوں کو بیان فرمایا۔

زم زم کے پانی کا کیمیائی تجزیہ

زم زم کے پانی کے تجزیاتی نتائج

الف: ڈاکٹر احمد عبدالقادر انجینئر قرار دیتے ہیں کہ کیمیاوی تجزیوں کا نتیجہ واضح کرتا ہے کہ زم زم کا پانی صاف وشفاف ہے نہ اس کا رنگ ہے نہ ہی بو۔ اس کی ہائیڈروجنی اساس (7,5) ہے۔ اسی وجہ سے یہ انتہائی حد تک تیزابیت سے خالی اور ہلکا پھلکا پانی ہے۔ سوڈیم کے علاوہ تمام ہائیڈروجن آئنز اور ہائیڈروکسل آئنز کی ترکیب میں عالمی ادارہ صحت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

ب۔ جدید نیوٹرانی تجزیہ کے مطابق زم زم کے پانی میں تیس عناصر کا پتہ چلا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ امریکی ریاست ہائے متحدہ کی

لیبارٹریوں میں یہ کام سرانجام دیا۔ ان کی تحقیق کے مطابق ان عناصر میں سے بعض تو 0.01فی ملین سے بھی کم ہیں۔

ج: عالمی اوصاف اور خاص طور پر بین الاقوامی ادارۂ صحت کی شرائط کے ساتھ زم زم کا موازنہ کرتے ہوئے یہ ثابت ہوا ہے کہ زم زم کا پانی پینے کے لئے بالکل درست ہے۔ اس کا صحت پر بہترین اثر پڑتا ہے۔ اس میں سوڈیم کا عنصر قدرے بلند ہے۔ عالمی صفات کے مطابق اس سے اعلیٰ ترکیب میں پانی کا کہیں وجود نہیں ہے۔

اسی طرح مطالعہ صحت کے سیمی نارز تائید کرتے ہیں کہ زم زم کے پانی میں چاروں زہریلے عناصر زرنیخ (سم الفار)، سیسہ، کاومیون اور سیلیئیوم انسانی ضرورت کی مناسبت سے ضرر کی سطح سے بھی کم ہیں۔

"مصلحة المياه و الصرف الصحى بالمنطقة الغربية"

کی لیبارٹری کے 1400ھ کے تجزیہ کے نتائج

معدنیات	نسبت
کیلشیم	198
میگنیشیم	43.7
کلورائیڈ	335
گندھک	370
لوہا	0.15
مینگانیز	0.15
تانبا	0.12

اس وقت زم زم کے پانی کا ماوراء بنفشی شعاعوں (Ultra Voilet Rays) کے ذریعہ تجزیہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔اس کے مطابق یہ پانی جراثیم سے کلیتاً پاک ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس پانی کے ذائقہ میں کسی قسم کے تغیر کا کوئی احتمال نہیں اور نہ ہی اس میں بیکٹیریا پیدا ہو سکتے ہیں۔

متعدد کیمیاوی تجزیوں کے دوران میں معلوم ہوا ہے کہ زم زم کا پانی خشک ہونے سے متاثر ہوتا ہے۔اس کے نتیجے میں بخارات بن کر اڑنے سے اس میں نمک کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔یوں یہ پانی مضرت صحت سے خالی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بہت زیادہ فائدے کا حامل ہے۔

مذکورۃ الصدر تمام کیمیائی تجزیوں اور ماوراء بنفشی شعاعوں کے تجربوں کے نتائج سے اور بہترین پانی کی عالمی صحت کی شرائط کے ساتھ موازنہ کرنے سے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا اور زیادہ یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ٥ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ٥ (سورۃ نجم، 53 آیت 3 سے 4) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود زم زم کی فضیلت کی طرف اپنے فرامین سے یوں اشارہ فرمایا ہے۔

(مَاءُ زَمۡزَمَ طَعَامُ طُعۡمٍ وَ شِفَاءُ سُقۡمٍ مَاءُ زَمۡزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ)

”زم زم کا پانی پیٹ بھر کر کھانا ہے، بیماری کی شفا ہے اور زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پینا، اس سے غسل کرنا اور اسے مریض پر

چھڑ کنا اپنی سنت قرار دیا ہے۔

مومن کی شان کہ بلاتوقف اللہ ورسول کے حکم کو مانے

اور اللہ ورسول پر ایمان رکھنے والے کا حال ہمیشہ ایسا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (سورۃ احزاب 33، آیت 36)

کسی مومن مرد و عورت کی یہ شان نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ فرمائیں تو ان کے لئے کوئی اختیار ان کے معاملہ سے ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت تمام امور میں عام ہے اور یہ اس لئے کہ جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کا فیصلہ کریں تو کسی ایک کے لئے اس فیصلہ کی مخالفت ممکن نہیں، نہ یہاں کسی ایک کو کوئی اختیار ہے، نہ رائے، نہ بات ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ النساء 4 آیت، 65)

تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہوں گے حتیٰ کہ تجھے حاکم بنائیں آپس میں

کے جھگڑوں میں پھر اپنے دلوں میں آپ کے فیصلہ سے کوئی حرج نہ پائیں اور پوری طرح تسلیم کریں اور حدیث شریف میں ہے۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (پیغام) کے تابع نہ ہو جائے۔

(امام نووی نے اس حدیث کو اربعین مع الفتح المبین ابن حجر ہیتمی کے صفحہ 278 پر صحیح کہا اور اسے ابی قاسم اسماعیل بن محمد مقدسی کی کتاب الحجۃ کی طرف منسوب کردیا)

یہی وجہ ہے کہ اس کی مخالفت کرنے والے کے لئے سختی فرمائی تو فرمایا۔

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا (سورۃ احزاب 33، آیت 36)

اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں واقع ہوا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (سورۃ النور 24، آیت 63، تفسیر ابن کثیر، جلد سوم صفحہ 490)

تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مخالفت کرنے والوں کو فتنہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب کے پہنچنے سے ڈرنا چاہئے۔

زم زم ہر بیماری کی شفاء ہے

آب زم زم کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دے دیا اور ہمیں اس کی خاصیت سے آگاہ فرمایا۔ اس میں جو اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی اس سے خبردار کردیا تو کسی مومن مسلم کے لئے اس کے سوا کوئی گنجائش وراہ نہیں ہے کہ وہ مانے اور مطلقاً بغیر کسی توقف، بلا نظر اور عقل ورائے کو حاکم بنائے بغیر پوری طرح تسلیم کرے۔ آراء پر واجب ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے کے تابع ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے آواز بلند نہیں کی جاسکتی۔ نہ آپ کی رائے سے کوئی رائے فوقیت رکھتی ہے۔ ورنہ جو شخص اپنی عقل ورائے کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں حاکم مانے اسے ترجیح دے۔ اس کے اعمال بے کار گئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورۃ حجرات 49، آیت 2)

(اس آیت کی تفسیر میں کتاب "حول تفسیر سورۃ الحجرات دیکھیں، یہ علامہ شیخ عبداللہ سراج الدین حفظہ اللہ بخیر وعافیۃ کی کتاب ہے۔ صفحہ 38،20)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں آپس میں ایک دوسرے کی طرح بلند آواز نکالو کہ تمہارے اعمال ضائع ہوں اور تمہیں شعور نہ ہوگا۔

کیازم زم کے پانی کودوسرے تمام پانیوں پرامتیاز حاصل ہے

شیخ زندان جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی ہاں، ترکیب کے اعتبار سے زم زم کے پانی کوایک منفرد امتیاز حاصل ہے۔ کچھ پاکستانی ریسرچ اسکالروں نے کافی تحقیق کے بعد اس بات کو ثابت کردیا ہے حج کے متعلقہ ایک مرکزی ادارے نے زم زم کے پانی کے متعلق ریسرچ کے لئے کچھ سیمی نارز کا اہتمام کیا تو انہوں نے زم زم کے پانی کو عجیب پایا کیونکہ وہ تمام پانیوں سے مختلف ہے۔

"رئیس مرکز ابحاث الحج" کے مدیر انجینئر سامی عنقاوی نے بتایا کہ جب ہم لوگوں نے حرم پاک کی توسیع جدید کے لئے زم زم کے کنویں کی کھدائی شروع کی تو عجیب صورت حال سامنے آئی۔ ہم جتنا پانی کھینچتے تھے کنویں سے اتنا ہی زیادہ پانی نکلتا تھا۔ بالآخر ہم نے کنواں خالی کرنے کے لئے تین پمپ نصب کئے تب کہیں جا کر ہمارے لئے بنیادیں رکھنا ممکن ہوا۔

پھر ہم نے زمزم کے پانی کے منبع اور سوتوں کی پوری ریسرچ کی۔ ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ کیا اس میں جراثیم ہیں؟ تو ہمیں اس میں ایک بھی جرثومہ نہ ملا۔ بالکل صاف وشفاف اور طاہر پانی! پانی بذات خود صاف وشفاف اور ادنیٰ سی آلودگی سے بھی پاک ہے۔ یہ چیز زم زم کے پانی کی خصوصیات میں سے ہے۔

زم زم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کا وجود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے

گا۔ان شاء اللہ۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک فیض دے رہا ہے۔زم زم کے علاوہ اور کتنے کنویں ہیں جو مسلسل پانی دے رہے ہیں؟ پچاس سال،سو سال...... بالآخر پانی گہرا ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔اس کنویں کی کیا نرالی شان ہے جو دائمی ہے،جس کا پانی کبھی ختم نہ ہو گا۔

چاہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سقایہ کی طرف آئے تو پانی طلب فرمایا۔حضرت عباس نے فرمایا اے فضل (آپ کے بیٹے کا نام ہے) اپنی امی کے پاس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس سے مشروب لاؤ،تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"مجھے پلاؤ،عرض کی یا رسول اللہ یقیناً لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔فرمایا۔مجھے پلاؤ،پھر آپ نے اس سے پیا۔(بخاری شریف،حج باب سقایہ جلد سوم،صفحہ 491)

اور ایک روایت میں ہے (یہ روایت طبرانی کی ہے،اس طرح فتح الباری جلد سوم صفحہ 491اور یہ ابن حجر کے قاعدہ سے صحیح یا حسن ہے)

اَفَلا اَسْقِیْکَ مِنْ بُیُوْتِنَا؟ قَالَ: لاَ وَلٰکِنْ اسْقِنِیْ مِمَّا یَشْرَبُ مِنْهُ النَّاسُ

کیا میں آپ کو اپنے گھر سے نہ پلاؤں؟ فرمایا نہیں بلکہ جس سے لوگ پیتے ہیں اس سے مجھے پلاؤ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں سے لوگ پیتے تھے اور ان کے

ہاتھ اس میں پڑتے ہیں اس سے پینے کو ناپسند نہیں فرمایا۔

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ ان حوضوں سے پی لیتے تھے جن سے لوگ پیتے اور وضو کرتے تھے۔ آپ ان کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔ حالانکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد اپنی امت کو تعلیم دینا ہے۔

یہ روایت بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطاہر کی طرف بھیجتے تھے، پانی لایا جاتا تو آپ اسے پیتے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے (طبرانی نے اسے اوسط میں، ابونعیم نے حلیہ جلد ہشتم صفحہ 230 میں ذکر کیا جیسا کہ جامع صغیر سیوطی مع الفیض میں ہے جلد پنجم صفحہ 199 اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا لیکن مناوی نے فیض میں ہیثمی سے نقل کیا کہ اس کے راوی صاحب وثوق ہیں)

امام مناوی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا۔

المطاہر مطہرۃ کی جمع ہے۔ ہر وہ برتن جس سے (پانی لے کر) پاکی حاصل کی جائے مطہرۃ اور یہاں مراد حوض، فساقی (یہ جمع ہے فسقیۃ کی یعنی وضو کرنے کی جگہ، یہ نیا کلمہ (لفظ) ہے تاج العروس مادہ فسق دیکھیں اور المعجم الوسط جلد دوم صفحہ 689 گول تالاب غالباً اکثر ایسے لوگ تالاب، محلات، باغات اور میدانوں میں ہوتے ہیں جن میں فوارہ پانی چھوڑتا ہے) اور وہ حوض جو وضو کے لئے تیار کئے جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی لایا جاتا ہے آپ اسے نوش فرماتے اور یہ کام آپ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینے کی امید سے کرتے تھے۔ یعنی جو اس پانی سے وضو کرتے تھے ان کے ہاتھوں کی برکت کے حصول کی امید کرتے تھے۔ (فیض القدیر، جلد پنجم صفحہ 199)

اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ اور سوچ سمجھ، اپنے آپ کی قدر پہچان، یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پانی کے ساتھ کیا جس سے مسلمان وضو کرتے تھے تو بیت اللہ شریف کے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی اس سبیل سے پینا کیسا ہے یعنی آم زم زم جو برکتوں والا، کریمانہ، خصلتوں والا اور جداگانہ منفرد فضیلتوں والا ہے۔

مومنوں مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرتے ہیں تو پھر حاجیوں کے لئے یا عمرہ کرنے والوں کے لئے بدرجہ اولیٰ حق ہے کہ وہ بھی اس پانی سے برکتیں حاصل کریں۔ اس سے مومن مسلم کا مقام بھی واضح ہوا اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا اس کی اہمیت آشکار ہوئی۔

زم زم کا پانی کیسا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ”زم زم کا پانی ہر اس مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے نیت کر کے پیا جائے۔ اگر تم اسے کسی بیماری سے شفا حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا بخشے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا، اگر تم اسے پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھادے گا اور اگر تم اسے پیٹ بھر کر کھانے کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شکم سیر کر دے گا۔“

زم زم کا پانی پیتے ہوئے کیا کہا جائے؟

زم زم کا پانی پینے والے کے لئے یہ کہنا مستحب ہے کہ: اے اللہ! مجھے تیرے نبی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے کہ "مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ" (زمزم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے) اے اللہ! میں اسے فلاں فلاں مقصد کے لئے پی رہا ہوں۔"

اس طرح زم زم پینے والا اپنی دین و دنیا کی حاجات کا نام لے اور کہے کہ اے اللہ! تو میری ان مرادوں کو پورا فرما۔ پھر بسم اللہ شریف پڑھے اور پانی پینا شروع کرے اور تین سانس لے۔ بعض لوگ یوں بھی کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! "قیامت کے دن کی پیاس بجھانے کے لئے۔"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب زم زم پیتے تو کہا کرتے۔

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ)

"اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔"

آپؓ زم زم پینے والے یہ کلمات کہنے کا مطالبہ کیا کرتے تھے کیونکہ جو شخص یہ کلمات نیت صالحہ سے کہے گا اسے اپنی طلب کردہ دعا ضرور ملے گی۔

زم زم کا پانی پیتے ہوئے کیا کیا جائے؟

زم زم کا پانی پینے والا بسم اللہ شریف پڑھے اور پانی پیے۔ پینے کے دوران تین سانس لے اور سنت طریقہ یہ بھی ہے کہ زم زم کا پانی اپنے سر، چہرے اور سینے پر چھڑکے۔ یہ بھی سنت ہے کہ سفر میں زادِ راہ کے طور پر زم زم کا پانی ساتھ لے اور جیسے بھی جتنا بھی ممکن ہو یہ پانی اپنے ساتھ رکھے۔

زم زم کا پانی اور حوض کوثر کا پانی

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہے کہ زم زم بھوکے کے لئے کھانا ہے اور مریض کے لئے بیماریوں سے شفا ہے۔ اس کا پانی حوض کوثر کے پانی سے بھی افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ قلب اسی پانی سے دھویا گیا تھا۔

سب سے زیادہ افضل پانی

کہا گیا ہے کہ زم زم (روئے زمین کے) سب پانیوں سے افضل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کوثر کا پانی سب سے افضل ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ زم زم کا پانی دنیا کے پانیوں میں افضل ہے اور کوثر کا پانی آخرت کے پانیوں میں سب سے افضل ہے۔

بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ مطلق طور پر افضل ترین پانی وہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے بطور معجزہ کے پھوٹ پڑا تھا۔ پھر زم زم کا پانی، پھر کوثر کا پانی، پھر مصر کے دریائے نیل کا پانی، پھر باقی تمام دریاؤں کا پانی، علامہ تاج سبکیؒ نے اس بات کو منظوم پیش کیا ہے۔

وَ اَفْضَلُ الْمِيَاهِ مَاءٌ" قَدْ نَبَعَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ الْمُتَّبَعِ
يَلِيْهِ مَاءُ زَمْزَمَ فَالْكَوْثَرُ فَنِيْلُ مِصْرَ ثُمَّ بَاقِي الْاَنْهُرِ

ترجمہ: "افضل ترین پانی وہ ہے جو صاحب اتباع نبی کی انگلیوں کے درمیان سے چشمہ کی طرح پھوٹ پڑا۔ اس کے بعد زم زم کا پانی پھر کوثر کا پانی پھر مصر کے دریائے نیل کا پانی پھر باقی تمام دریاؤں کا پانی۔"

روئے زمین کا افضل ترین پانی

اس مسئلہ میں امت میں کوئی اختلاف نہیں کہ روئے زمین کے پانیوں میں سے بہترین زم زم کا پانی ہے۔ زم زم کا پانی پیٹ بھر کر کھانا ہے، بیماری کے لئے شفا ہے اور زم زم کا پانی جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ زم زم کا پانی اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے بطور معجزہ عطا ہوا۔ وہ اس طرح کہ جب ان کے والد خلیل علیہ السلام انہیں اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کو مشہور واقعہ کے مطابق مکہ مکرمہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کے قدموں کے نیچے سے یہ پانی پھوٹ نکلا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زمین پر پائے جانے والے پانی میں سے بہترین پانی زم زم کا ہے۔ یہ پیٹ بھر کر کھانا ہے، یہ بیماری کی شفا ہے۔ زمین پر پایا جانے والا بدترین پانی حضرموت کی بقیہ وادی برھوت کا ہے، اس کی مثال حشرات میں ٹڈی دل کی طرح ہے جو صبح کے وقت تیزی سے اچھل کود کرتی ہے اور شام ہوتی ہے تو اس میں کوئی تری نہیں ہوتی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کا پانی برتنوں اور مشکیزوں میں بھر کر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور اسے مریضوں پر چھڑکا کرتے اور انہیں پلایا کرتے تھے۔"

حدیث کے مطابق زم زم سے علاج کا طریقہ یہ ہے

(الف) جس مریض کے لئے شفا مقصود ہو اسے زم زم کے کنوئیں کے پاس

لایا جائے۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا شخص بھی ہو جو برتن میں زم زم کا پانی اٹھا کر ساتھ لے جائے۔

(ب) پانی اٹھانے والا شخص مریض پر اس نیت سے پانی چھڑکے کہ اللہ تعالیٰ اسے بیماری سے شفاء عطا فرمائے۔

(ج) اس سے آسان بات یہ ہے کہ مریض شفاء حاصل کرنے کی نیت سے زم زم کے پانی سے نہائے۔

(د) اس کے بعد اسے چاہئے کہ وہ یہ پانی کثرت سے پیا کرے۔ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس پانی میں شفاء کی تاثیر کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ حدیث نبوی کو سچا سمجھے۔ وہ دل کی گہرائی سے یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے زم زم کے پانی کو شفاء کا ایک سبب بنایا ہے۔ اہل ایمان کو قلبی یقین اور اخلاص نیت کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اس شفایاب پانی سے علاج کی کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔

زمین پر بہترین پانی آب زم زم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

خَیْرُ مَآءٍ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْ زَمْ فِیْهِ طَعَامُ الطُّعْمِ وَ شِفَاءُ السُّقْمِ

زمین پر پائے جانے والے پانیوں میں بہترین آب زم زم ہے۔ اس میں بھوکے کے لئے کھانا، بیمار کے لئے شفا ہے۔

(منذری نے الترغیب والترھیب جلد دوم صفحہ 209 میں کہا۔ اسے طبرانی۔ نے

کبیر جلد یازدہم صفحہ 98 میں روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ذکر کیا اور اس حدیث کی مثل مجمع الزوائد جلد سوم صفحہ 286 میں ہے اور میں نے اسے صحیح ابن حبان میں نہیں پایا۔ امام سیوطی نے جامع صغیر مع فیض جلد سوم صفحہ 489 میں اس حدیث کو حسن کہا اور مناوی نے ابن حجر سے اس کی اس بات کو نقل کیا "اس کے راوی پکے ہیں اور بعض میں مقال ہے لیکن متابعات میں وہ قوی ہے اور یہ حدیث عبداللہ ابر باس سے ایک دوسرے طور پر موقوفا مروی ہے)

صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ سلم جو کلام خواہش سے نہیں کرتے بلکہ جو کلام کریں وہ وحی آپ کی طرف ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ

ان ماء زم زم خیر میاہ الارض علی اطلاق ففیہ کل خیر و برکة

بے شک زمین کے پانیوں سے بہترین پانی علی الاطلاق آب زم زم ہے۔ اس میں ہر خیر اور ہر برکت ہے۔

جو شخص اس مبارک پانی کی فضیلت سے جاہل ہونے کی وجہ یا اپنے ایمان کے کمزور ہونے کی وجہ سے کسی دوسرے پانی کو اس پر فضیلت دے اور علت بنائے اسے جو اس کا نفس اسے بتائے تو یقیناً وہ ہر طرح خطا کار ہے اور اس صواب و درستگی سے الگ ہو گیا ہے جس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔

اور یہ پانی کیسے پانیوں سے بہتر نہ ہو، حالانکہ اس میں بھلائیاں، بہتریاں، برکتیں، خصائل اور وہ فضائل فریدہ موجود ہیں جو کسی اور پانی میں نہیں۔

زم زم کا پانی پینے کے فوائد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو کوئی بھی اہل مکہ کے

ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرتا وہ اس سے دوڑ میں جیت جایا کرتے تھے اور اگر کوئی ان لوگوں سے کشتی کا مقابلہ کرتا تو وہ اسے پچھاڑ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اہل مکہ نے زم زم کے پانی سے بے رغبتی اختیار کرنا شروع کر دی تو ان کو ٹانگوں کا مرض لاحق ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ، إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيُشْبِعَكَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ، وَ أَنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ، وَهِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَ سُقْيَا اِسْمَاعِيْلَ)

"یعنی زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اگر تم اسے شفاء حاصل کرنے کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا کرے گا، اگر تم اسے شکم سیر ہونے کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شکم سیر کر دے گا اور اگر تم اسے پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا کلام ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پینے کا پانی ہے۔"

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ زم زم کا پانی پینے کے کثیر فوائد ہیں۔ اے مسلم بھائی! آپ پر لازم ہے کہ اسے پیو اور خوب سیر ہو کر پیو کیونکہ یہ روئے زمین پر کا افضل ترین پانی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(خَيْرُ مَاءٍ عَلَى الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ)

"یعنی روئے زمین پر بہترین پانی زم زم کا ہے۔"

ابن خیثمؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہؒ ہمارے ہاں تشریف لائے تو بیمار پڑ گئے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کے پاس زم زم کا پانی رکھا تھا۔ ہم نے ان سے کہا: کاش! آپ کوئی میٹھا وخوشگوار پانی منگواتے، اس پانی میں کچھ گاڑھا پن ہے۔ تو انہوں نے کہا: میں مکہ سے نکلنے تک کوئی دوسرا پانی نہیں پینا چاہتا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ زم زم کا پانی نہ خشک ہوگا اور نہ ہی کم ہوگا اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق "برة" یعنی ابرار کا مشروب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق "مضنونۃ" ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق "طعام طعم" اور "شفا سقم" ہے۔ یعنی پیٹ بھر کر کھانا اور بیمار کی شفاء۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں وہب کی جان ہے! جو آدمی بھی زم زم پر جا کر اس لیے پانی پیئے کہ اس کا پیٹ بھر جائے تو اس سے بیماری کھینچ کر نکال دی جائے گی اور اسے شفاء عطا ہوگی۔

یہ تمام آثار واخبار حدیث رسول "ماء زمزم لما شرب له" (زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرے گا جس کے لئے پیا جائے) کی صحت وحقانیت کی تائید کرتے ہیں۔ علماء کی ایک بڑی جماعت نے اسے اپنے اپنے مقصد کے لئے پیا ہے جس میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔ مثلاً:

امام ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ بات وارد ہوئی ہے کہ آپؒ نے زم زم کا پانی علم و فقاہت حاصل کرنے کی نیت سے پیا تو وہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

البکریؒ فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا تو میں نے اسے بالکل درست پایا، مگر میں نے اسے جب بھی پیا تو اس پر یقین کرتے ہوئے اور حدیث کی تصدیق کرتے ہوئے پیا۔

اسی طرح ہمارے امام شافعیؒ کے متعلق صحیح روایت ہے کہ انہوں نے اسے علم کے حصول کی نیت سے پیا تو وہ علم کی منتہا پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اسے تیراندازی میں مہارت کے لئے پیا تو وہ ہر دس اہداف میں سے نو نشانے درست لگاتے تھے۔

امام ابو عبداللہ حاکمؒ نے حسن تالیف وتصنیف کی غرض سے پیا تو وہ اپنے زمانہ کے بہترین مصنف تھے۔

ابن العجمی کی ''مناسک'' اور قرشی کی ''**البحر العمیق**'' میں یہ بات نقل ہوئی ہے کہ جو آدمی زم زم کو مغفرت وبخشش کی نیت سے پیے تو اسے پیتے ہوئے یوں کہنا چاہئے: اے اللہ! مجھے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ''**مَاءُ زمزم لما شُرِبَ لَہ**'' پہنچی ہے۔ اے اللہ! میں اسے تیری بخشش ومغفرت حاصل کرنے کے لئے پی رہا ہوں۔ پھر وہ **اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلِی** (اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہہ کر پانی پی لے اور اگر وہ زمزم کو کسی مرض سے شفاء حاصل کرنے کے لئے پیے تو یوں کہے: اے اللہ! میں اسے شفاء حاصل کرنے کے لئے پی رہا ہوں اور پھر ''**اَللّٰھُمَّ فَاشْفِنِیْ**'' (اے اللہ! مجھے شفاء دے) کہہ کر پانی پی لے۔

امام احمد بن حنبل اور آب زم زم

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ جن کا وصال **241** ہجری کو ہوا آپ سے آپ کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا آپ آب زم زم پیتے تھے، اس سے شفاء کے طلبگار ہوتے اور اس کو اپنے ہاتھوں اور چہرے پر ملتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، ذھبی جلد یازدہم صفحہ **212**، التزام مالا یلزم، ابن طولون مخطوطہ)

سطح زمین پر موجود پانیوں پر زمزم کی فضیلت

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زم زم کا پانی مطلق طور پر تمام پانیوں سے افضل ہے۔ زم زم کے پانی کی فضیلت و برکت کے متعلق بہت ساری احادیث نبویؐ اور صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین سے روایات وارد ہوئی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے، اس نے میرا سینہ چاک کیا پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا، پھر وہ حکمت و ایمان سے بھرا ہوا ایک سونے کا تھال لائے اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر اسے بند کر دیا اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا تک پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اس نے پوچھا: کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ”میں جبریل ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: بہترین لوگوں کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھو اور ابرار لوگوں کا مشروب پیو۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ بہترین لوگوں کی جائے نماز کون سی ہے؟ فرمایا: کعبہ کے پرنالے کے نیچے۔ پوچھا گیا: ابرار کا مشروب کون سا ہے؟ فرمایا: زم زم کا پانی۔

آب زم زم کے فضائل اور برکتیں

بے شک آب زم زم کے بے شمار فضائل اور عظیم واضح نشانیاں ہیں، اس کی

خیرات (بھلائیاں) ظاہر، برکتیں کثیر اور اس کے فوائد پینے والوں کے لئے حسین اور کثیر ہیں۔

1- آب زم زم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔

2- آب زم زم ان ثمرات والا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو عطا فرمائے۔

3- آب زم زم مکہ مکرمہ کی آبادی اور حیات کا سبب ہے۔

4- آب زم زم اللہ تعالیٰ کے حرم کی واضح نشانیوں میں سے ایک ہے۔

5- آب زم زم عزت واحترام والے گھر کے ہاں مشاہدہ کئے جانے والے منافع اور بڑی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔

6- آب زم زم زمین پر پائے جانے والے پانیوں میں سے بہترین پانی ہے۔

7- آب زم زم کا ظہور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے واسطہ سے ہوا۔

8- آب زم زم زمین کی پاکیزہ ترین جگہ پر پھوٹ کر نکلا۔

9- آب زم زم کھانے والے کا کھانا ہے۔

10- آب زم زم میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔

11- آب زم زم میں بخار کی شفاء ہے۔

12- آب زم زم سر کے درد (صداع) کو دور کرتا ہے اور اس میں دیکھنا نظر کو جلا دیتا ہے۔یعنی تیز کرتا ہے۔

13- آب زم زم اس (مقصد) کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔

14- آب زم زم سے پیٹ بھرنا ایمان کی علامت ہے اور نفاق سے بیزاری ہے۔

15- آب زم زم ابرار کا مشروب ہے۔

16- آب زم زم میں دیکھنا عبادت ہے۔

17- آب زم زم بہترین تحفہ اور بہترین مہمان نوازی کی چیز ہے۔

18- آب زم زم کثیر پیے جانے کے باوجود ختم نہیں ہوگا۔

19- آب زم زم جسم کو قوت غالبہ عطا کرتا ہے۔

20- آب زم زم اہل کتاب علماء کو سونے سے زیادہ پیارا ہے۔

اہل کتاب کی کتابوں میں ہے کہ جس نے اپنے سر پر آب زم زم انڈیلا اسے کبھی بھی ذلت ورسوائی نہ ہوگی۔

آب زم زم جنت کا چشمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی زم زم میں گر کر مر گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اتارا تو اس نے اسے نکالا پھر فرمایا اس سے سارا پانی نکالو۔ پھر جو شخص کنویں کے اندر تھا اسے فرمایا ڈول اس چشمہ کی طرف سے بھرو جو بیت اللہ شریف اور رکن کی طرف ہے کیونکہ وہ چشمہ جنت کے چشموں میں سے ہے (مصنف ابی ابن شبیہ جلد اول صفحہ 162 اور اس کی سند صحیح ہے جیسا کہ امام کمال ابن ہمام نے فتح القدیر جلد اول صفحہ 91 میں فرمایا اور بنایہ جلد اول صفحہ 410، سعایہ جلد اول صفحہ 423 اس موضوع پر دیکھی جا سکتی ہے۔)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے کہ آب زم زم کی اصل جنت سے ہے اور یہ حدیث عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام پر موقوف ہے، مگر اس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع والا ہے کیونکہ یہ بات ان مسائل میں ہے جن میں رائے اور اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اورفا کہی۔نے (اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 35) عبدہ بنت خالد بن معدان (آپ سادات، تابعین سے ہیں اور اہل شام کے شیخ ہیں ثقہ ہیں عابد ہیں) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بے شک یہ بات کہی جایا کرتی تھی آب زم زم اور سلوان کا وہ چشمہ جو بیت المقدس میں ہے جنت سے ہیں۔

اور قرطبی نے الجامع الاحکام القرآن (جلد نہم صفحہ 370 اور بے سند ذکر کیا ہے) میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا۔

إِنَّ فِيْ زَمْ زَمَ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَبَلِ الرُّكْنِ

بے شک زم زم میں ایک چشمہ جنتی ہے جو رکن کی طرف ہے۔

اس معنی کو اور اس بات کو کہ زم زم کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کے لئے ظاہر فرمایا ہر اس شخص نے پکا کیا جس نے آب زم زم کے متعلق کچھ لکھا۔

اور اس حدیث کے معنی میں وہی کہا جاتا ہے۔"اور آب زم زم جنت سے ہے" جو اس حدیث میں کہا جاتا ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (کتاب الجنتہ، باب مافی الدنیا من انہار الجنۃ جلد چہارم صفحہ 2183)

زم زم کے ثمرات اللہ تعالیٰ کی عطائیں

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عزت واحترام والے گھر کے پاس چھوڑا اور حضرت ہاجرہ نے آپ سے عرض کیا۔ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟

کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں!

حضرت ہاجرہ نے عرض کی۔ تب وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔

پھر آپ پلٹ گئیں اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام چل پڑے حتیٰ کہ جب گھاٹی کے پاس ایسی جگہ پہنچے جہاں سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکیں تو آپ نے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کیا۔ پھر ان کلمات کے ساتھ دعا مانگی اور ہاتھ اٹھا کر یہ کہا۔

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ (سورۃ ابراہیم 14 آیت 37 اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خبر صحیح بخاری جلد ششم صفحہ 396) میں ہے جیسا کہ زم زم کے قصہ میں بیان ہو چکا ہے۔

ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے رب اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

تو آب زم زم ان ثمرات والا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کئے جب آپ نے وارزقهم من الثمرات کہہ کر دعا فرمائی۔

اسی وجہ سے آب زم زم اولیت کے ساتھ متصف ہے جیسا کہ بیت عتیق اولیت سے متصف ہے کیونکہ وہ وہی گھر ہے جو لوگوں کے لئے سب سے پہلے بنایا گیا۔

(نشر الآس، زمزمی لوحۃ، جلد اول صفحہ 32 کچھ تصرف سے انہوں نے کسی شیخ سے نقل کیا اور ان کے نام کی تصریح نہیں فرمائی۔)

آب زم زم، کھانے والے کا کھانا

اللہ تعالیٰ نے آب زم زم کے خصائص اور فضائل میں سے ایک یہ چیز بھی بنائی ہے کہ وہ جسم کو قوت بخشنے میں غذا کے قائم مقام ہے اور یہ پانی پینے والے کے لئے ممکن ہے کہ اس پانی کو پی کر کھانے سے بے نیاز ہو جائے جبکہ باقی پانیوں میں یہ خصوصیت نہیں۔

آب زم زم دنیا کی بقا تک رہے گا

آب زم زم کی عظیم نشانی ہے جو زم زم کے باقی رہنے تک باقی رہے گی اور اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ" اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ

بے شک یہ برکت والا ہے، بے شک یہ بھوک مٹانے والا کھانا ہے۔

اللہ تعالیٰ صدر اول سے اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کرامت عطا فرماتا ہے جیسا کہ ان کی خبریں گزر چکی ہیں تو جوان کے بعد ہمارے اس زمانے تک ہیں جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (انہیں بھی کرامت عطا فرمائے گا) ان تمام خبروں میں سے بعض درج ذیل ہیں جنہیں ابن قیم متوفی 751ھ نے ذکر کیا اور کہا:

میں نے ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جنہوں نے آب زم زم کو کئی دنوں بطور غذا استعمال کیا۔ نصف ماہ تقریباً اور اس سے زیادہ اور انہوں نے بھوک محسوس نہ کی۔ لوگوں کے ساتھ لوگوں کی طرح طواف کرتے رہے اور مجھے خبر دی گئی کہ اس حال پر کبھی کبھی وہ چالیس دن تک رہے (زادالمعاد جلد چہارم صفحہ 393)

شیخ عبدالرشید ابراہیم تاتاری، ایک تاتاری عالم ہیں جو عہد عثمانی میں ہوئے ان کا وصال 1364ھ کو ہوا۔ وہ اپنے سفرنامہ میں جس کا نام انہوں نے "العالم الاسلامی" رکھا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ اپنے بارے میں کہتے ہیں۔

میں نے کئی ہفتے آب زم زم پر اکتفا کرتے ہوئے اپنی بھوک کو روکنے کے لئے گزارے اور یہ فعلی یقینی قطعی تجربہ تھا جس میں کوئی شک وشبہ نہیں (یہ اقتباس کتاب "العالم الاسلامی" سے ہے اور وہ ترکی زبان کی کتاب ہے۔ اس کا ترجمہ عربی میں استاد شیخ کمال خوجہ نے کیا۔

اس زمانے میں جس میں ہم جی رہے ہیں اب بھی کئی نیک شخصیتوں نے آب زم زم بھوک مٹانے، پیٹ بھرنے کی نیت سے پیا تو انہیں آب زم زم کے علاوہ کسی کھانے کی احتیاج نہ رہی۔ ایسے حضرات میں سے ایک فضیلۃ الشیخ، رنگین طبیعت، صاحب ورع، زاہد، علامہ، استاد محمد سعید طنطاوی حفظہ اللہ بخیر وعافیۃ ونفع بہ۔ وہ آب زم زم پر رہے جبکہ وہ حرم مکی میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف تھے اور ان کے پاس کوئی کھانا کوئی مشروب سوائے آب زم زم کے نہ تھا اور آب زم زم آپ کو کسی کھانے کی احتیاج سے بے نیاز کر دیتا تھا اور آپ کو بھوک کا شعور نہ ہوتا۔

ایک دینی بھائی کی ایک اور خبر ہے جو جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ میں میرے دوست تھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ سترہ دن بیمار رہے (اس قدر شدید بیماری تھی) کہ وہ نہ کھانے پینے کے لئے منہ کھول سکتے تھے نہ کلام کے لئے مگر اس قدر کہ تھوڑا تھوڑا پانی پی لیتے۔ ان سترہ دنوں کی مدت میں ان کے پاس نہ کھانا تھا نہ کوئی مشروب مگر آب زم زم میسر تھا۔ یہ آب زم زم ہی ان کی بھوک مٹا دیتا اور انہیں بھوک کا احساس نہ ہوتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مدت کے بعد انہیں شفا عطا کر دی۔

وہ شانی پاک ہے ہر عیب سے، اس کی عظمت، قدرت، حکمت بہت بلند و عظیم ہے۔ معاملہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ایمان قوی ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف التجا سچی ہو اور اخلاص اللہ جل وعلا کے لئے ہی ہو۔

آب زم زم ہر بیماری کی شفاء

بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان کے لئے برکتوں والے آب زم زم کو ہر بیماری سے شفاء کی خاصیت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم و فضل سے جسے چاہے اسے آب زم زم کے ذریعے شفا عطا کرتا ہے اور آب زم زم کی اس خاصیت کو بیان کرنے کے لئے بے شمار احادیث آئی ہیں۔

1- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر ماء علی وجه الارض ماء زم زم فیه طعام الطعم و شفاء السقم

زمین پر بہترین پانی آب زم زم ہے۔ اس میں بھوکے کا کھانا اور بیماری کی شفاء ہے۔

(اس حدیث کی تخریج اور یہ کہ اس کے راوی ثقہ ہیں زیر عنوان نمبر 6 گزر چکی ہے)

2- سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

زَمْ زَمْ طَعَامُ طُعْمٍ وَ شِفَاءُ سُقْمٍ

زم زم بھوکوں کے لئے بھوک مٹانے والا کھانا اور بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔

(بزار نے اسناد صحیح کے ساتھ اسے روایت کیا جیسا کہ منذری نے ترغیب و ترہیب، جلد دوم صفحہ 209 میں)

3-حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کی حدیث کو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کرتے ہوئے کہا۔

اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ" اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ

بے شک یہ برکت والا ہے۔ بے شک بھوکوں کی بھوک مٹانے والا کھانا ہے۔

اور (ابن حجر) نے کہا طیالسی نے مسلم کے انداز سے تخریج کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ کہے۔

وَ شِفَاءُ سُقْمٍ (فتح الباری جلد سوم صفحہ 493 اور یہ زیادہ صحیح یا حسن ہے، ابن حجر کے قاعدہ پر جیسا کہ انہوں نے اسے باب کی زیادات میں وارد کیا ہے)

اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد شفاء سقم۔ اپنے عموم کے ساتھ تمام حسی اور معنوی بیماریوں کو شامل ہے (تحفۃ المحتاج، ابن حجر ہیتمی جلد چہارم صفحہ 134)

4- وَ حَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ زَمْ زَمَ فِي الْاَدَاوِىْ وَالْقِرَبِ وَ كَانَ يَصُبُّ مِنْهُ عَلَى الْمَرْضٰى وَ يَسْقِيْهِمْ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتنوں اور مشکیزوں میں پانی زم زم اٹھاتے اور آپ بیماروں کے اوپر ڈالتے اور انہیں پلاتے تھے۔

(اخبار مکہ، فاکہی جلد دوم صفحہ 49، سنن البیہقی جلد پنجم صفحہ 202 اور حافظ سخاوی نے اسے اس کے شواہد کی وجہ سے مقاصد حسنہ صفحہ 360 میں حسن قرار دیا ہے)

5- سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَاءُ زَمْ زَمَ لِمَا شُرِبَ لَہ' فَاِنْ شَرِبْتَہ' تَسْتَشْفِیْ بِہٖ شَفَاکَ اللّٰہُ......

آب زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی کے لئے ہے تو اگر تو اسے پے اس کے ساتھ شفاء طلب کرتے ہوئے تو اللہ تجھے شفاء دے گا تو یہ حدیث آگے آ رہی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے)

6- اور یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا ہم نے بھی ان کے ساتھ حج کیا تو جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر صفا کی طرف نکلتے ہوئے آپ آب زم زم کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے لڑکے اس سے میرے لئے ایک ڈول نکالو، حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ ابا جان نے ان کے لئے کنویں سے ڈول نکالا تو ان کے پاس لایا گیا، آپ نے اس سے پیا اور کچھ اپنے سر اور چہرے پر ڈالا اور آپ فرما رہے تھے زم زم شفاء ہے جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ (اخبار مکہ، فاکہی جلد دوم صفحہ 37 اور حافظ ابن حجر نے جزء مَاء" زَمْ زَمَ لِمَا شُرِبَ لَہ' 269 میں فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے باوجودیکہ موقوف ہے اھ اور یہ حدیث ہے تو موقوف مگر حکم مرفوع والا رکھتی ہے کیونکہ یہ حدیث ایسی حدیثوں میں سے ہے جن میں رائے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا)

7- اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر بیماری سے شفاء کے لئے آب زم زم پیا کرتے تھے کیونکہ وہ آب زم زم میں اس خاصیت سے واقف تھے اور

انہیں یہ علم بھی تھا کہ آب زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اس کے لئے کارگر ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آب زم زم پیا کرتے تھے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے نفع بخش علم اور وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں (المستدرک الحاکم جلد اول صفحہ 474 اور اس نے کہا اگر جارودی سے بچے تو صحیح الاسناد 1 ھ حافظ دمیاطی نے المتجر الرابح صفحہ 318 میں کہا۔ یہ جارودی سے سلامت ہے اس طرح منذری نے ترغیب وترہیب میں جلد دوم صفحہ 210 میں کہا اس سے سلامت ہے کہ بے شک وہ سچا ہے۔ یہ بات خطیب بغدادی وغیرہ نے بھی کہی لیکن ان سے روایت کرنے والے محمد بن ہشام مروزی کو میں نہیں جانتا۔ مصنف عبدالرزاق جلد پنجم صفحہ 113، سنن الدار قطنی جلد دوم صفحہ 288)

8- وہب بن منبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ ثقہ تابعی ہیں آپ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں وہب کی جان ہے، کوئی بھی شخص آب زم زم پر اعتماد کر کے پیے حتیٰ کہ اس کا پیٹ خوب بھر جائے تو بلاشک وشبہ اس سے بیماری نکل جاتی ہے اور شفاء اس کے لئے ظاہر ہو جاتی ہے (اخبار مکہ، ارزقی جلد دوم صفحہ 50، وفاکہی جلد دوم صفحہ 44، مصنف عبدالرزاق جلد پنجم صفحہ 117، حلیہ، ابی نعیم جلد چہارم صفحہ 63 سے 64)

آئندہ صفحات میں بہت سارے ایسے لوگوں کے واقعات کا ذکر ہے جنہوں نے آب زمزم سے شفاء پائی اور اللہ تعالیٰ نے جلد شفاء عطا کر کے ان پر کرم فرمایا اور طرح طرح کی ایسی بیماریوں سے جن کا علاج کرنے سے اسپیشلسٹ ڈاکٹر اور ماہر طبیب وحکیم حضرات عاجز آ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آب زم زم پینے کی وجہ سے

انہیں شفاء عطا کر کے ان پر احسان فرمایا۔ جل وعلا اسباب کو پیدا کرنے والا مقدر کرنے والا ہے۔ وہی شفاء دینے والا، اللہ سبحانہ کی شفاء کے بغیر کوئی شفاء نہیں (اور جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے)

ان واقعات کے پڑھنے والے کو جلدی نہیں کرنی چاہئے کہ وہ اپنی عقل کو حاکم بنائے اور شفاء کو دور جان کر انکار کر بیٹھے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ پر اپنے ایمان کو قوی کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرمائے تو اسے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان کے ساتھ خبر دی ہے کہ آب زم زم میں ہر بیماری کی شفاء ہے اور لفظ کل عام ہے جو ہر بیماری کو شامل ہے اور اللہ کا فضل عظیم ہے اور ہر چیز اس کی رحمت میں سما چکی ہے۔ اس کی رحمت ہر چیز کے سمانے کی وسعت اور گنجائش رکھتی ہے۔

آب زم زم سے شفاء پانے والے

بینائی اور زمزم کا پانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(ماء زم زم لما شرب له)

"یعنی زم زم کا پانی اسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔" (اخرجہ احمد)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بالکل برحق ہے۔ ایک یمنی جو کہ بہت بڑا آدمی تھا اور یہ سچا واقعہ جانتا ہے۔ کبر سنی کی بنا پر اس کی نظر بہت کمزور ہو چکی تھی بلکہ ختم

ہونے کے قریب تھی۔ وہ تلاوت قرآن کا بہت حریص تھا۔ بڑی کثرت سے تلاوت کیا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا قرآن پاک کا نسخہ تھا جسے وہ کسی حالت میں بھی خود سے جدا نہ کرتا۔ مگر اس کی نظر بہت کمزور ہوگئی۔ اب وہ پریشان تھا کہ کیا کرے؟ وہ اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ زم زم کے پانی میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے۔ میں زم زم کے کنویں پر آیا اور شفا کی نیت سے خوب پیٹ بھر کر پیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری بینائی کی کمزوری دور فرما دی۔

میں نے بذات خود اپنے اس دوست کو دیکھا کہ وہ اپنا چھوٹا مصحف جیب سے نکالتے ہیں اسے کھول کر پڑھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ چھوٹا مصحف کھول کر تلاوت کرتے ہیں حالانکہ وہ اس سے بڑے حروف والا مصحف بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ کیفیت زم زم کا پانی پینے کے بعد پیدا ہوئی۔

اے محترم بھائی! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ مگر دعا کے لئے شرط ہے کہ مانگنے والا اس کے قبول ہونے کا یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بات کو بھی قبول کرنے والا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْب" ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْ الِیْ وَالْیُوْمِنُو ابِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ o(سورۃ بقرۃ 2 آیت 186)

"اور اے نبی میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتادو کہ میں ان سے ریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لے آئیں۔ یہ بات تم انہیں سنادو شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔"

آپریشن کے بغیر پھوڑا اجڑ سے اکھڑ گیا

(یسریہ کی بائیں آنکھ میں سرخ پھنسی تھی۔زم زم کا پانی استعمال کرنے کے بعد اسے شفاء مل گئی)

ایک مسلم بھائی فریضہ حج ادا کر کے واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ محترمہ یسریہ عبدالرحمٰن حراز جنہوں نے ہمارے ساتھ وزارت اوقاف کے تحت فریضہ حج ادا کیا، نے ایک معجزہ بیان کیا جو زمزم کے پانی کی برکت سے اس کے ساتھ پیش آیا۔وہ کہتی ہیں کہ کئی سالوں سے میری بائیں آنکھ میں ایک سرخ پھنسی کی وجہ سے بہت تکلیف تھی۔اس کے نتیجہ میں مجھے آدھے سر کا درد شروع ہو گیا۔نہ دن آرام نہ رات سکون، حتیٰ کہ مسکن دوائیں بھی ناکام ثابت ہوئیں۔اس پھنسی پر ایک سفید جھلی کی وجہ سے متاثرہ آنکھ کی بینائی کے بالکل ختم ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔میں ایک آنکھوں کے بڑے معالج کے پاس گئی۔اس نے کہا کہ درد کے خاتمہ کے لئے انجکشن کے بغیر کوئی چارہ نہیں مگر وہ فوراً ہی بینائی کو بھی ختم کر دے گا اور پھر آپ کبھی بھی دیکھ نہیں سکیں گی۔

اس مایوس کن خبر سے محترمہ یسریہ بہت گھبرائیں۔لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پورا بھروسہ تھا۔انہیں اطمینان تھا کہ طب معالجین کی مایوسی کے علی الرغم اللہ تعالیٰ ضرور شفاء کے اسباب پیدا فرما دے گا۔چنانچہ اس نے عمرہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تا کہ بیت اللہ شریف میں براہ راست اللہ تعالیٰ سے شفا کی التماو درخواست کرے۔

وہ مکہ مکرمہ آئیں، کعبہ شریف کا طواف کیا۔اس وقت طواف کرنے والوں کی کوئی بڑی تعداد نہ تھی۔بقول اس کے اس نے دل کی گہرائی سے حجر اسود کو بوسے دیئے

اور اپنی متاثرہ آنکھ اس کے ساتھ مس کی۔ پھر زم زم کی طرف گئی تا کہ گلاس بھر کر اپنی آنکھ کو خوب دھوئے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی مکمل کی اور اپنی اقامت کے ہوٹل میں واپس آ گئی۔

ہوٹل میں واپس آنے کے بعد اچانک اس نے محسوس کیا کہ اس کی بیمار آنکھ بالکل درست ہوگئی ہے لیکن سرخ پھنسی بالکل نابود ہوگئی اور اس کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ بغیر آپریشن کے یہ پھنسی کیسے جڑ سے اکھڑ گئی؟ علاج کے بغیر وہ آنکھ جس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی کیسے اپنی طبعی حالت میں آ گئی؟

جب اس معالج ڈاکٹر نے یہ واقعہ سنا تو وہ دل کی گہرائیوں سے بے اختیار پکار اٹھا۔ ”اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ وہ مریضہ ہے جس کا علاج کرنے میں طب ناکام ہو چکی تھی۔ اس کا علاج ”طبیب اعظم“ نے اس الٰہیانہ عیادت کے ساتھ کیا ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے۔“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

(مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَه، اِنْ شَرِبْتَه، تَسْتَشْفِيْ بِهِ شَفَاکَ اللّٰهُ، وَاِنْ شَرِبْتَه، لِيَشْبَعَکَ أَشْبَعَکَ اللّٰهُ، وَ أَنْ شَرِبْتَه، لِقَطْعِ ظَمَئِکَ قَطَعَهُ اللّٰهُ، وَهِيَ هُزْمَةُ جِبْرِيْلَ وَ سُقْيَا اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلَ)

(دار قطنی۔ مستدرک حاکم)

”زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اگر آپ اسے شفاء حاصل کرنے کے لئے پئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے گا، اگر شکم سیر ہونے کے لئے پئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی بھوک مٹا دے گا اگر اپنی پیاس بجھانے کے لئے پئیں تو

اللہ تعالیٰ آپ کی پیاس بجھادے گا۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسماعیل علیہ السلام کے لئے پینے کا پانی ہے۔"

اندھا اور آب زم زم

(1) امام تقی الدین فاسی متوفی 832 نے (شفاء الغرام جلد اول صفحہ 255) میں لکھا کہ احمد بن عبداللہ شریفی جو مسجد حرام مکہ شریف میں فراش تھے۔ انہوں نے اپنے اندھے پن سے شفاء کے لئے آب زم زم پیا تو انہیں شفاء عطا ہوئی۔ اس کی خبر مجھے ہمارے شیخ علامہ تقی الدین عبدالرحمٰن بن ابی الخیر فاسی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے دی۔

(2) زمزمی نے نشر الآس (لوحہ 118) میں کہا۔

حافظ جار اللہ ابن فہد بن عبدالعزیز بن عمر متوفی 954 نے اپنی کتاب بِنِعْمَتُ الرَّحْمٰنِ فِيْمَا يُعَيِّنُ عَلٰى حِفْظِ الْقُرْآنِ) میں اپنے دادا شیخ نجم الدین ابن فہد، عمر بن محمد مؤرخ (اتحاف الوری باخبار ام القریٰ) کے مصنف متوفی 885 سے نقل کیا اور میں نے اس کے خط سے نقل کیا ہے اس نے کہا میں نے اپنے والد رحمتہ اللہ تعالیٰ کو حکایت بیان کرتے سنا۔

کہ جب ان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا وہ مکہ میں تھے پانی اس قدر بہتا رہا کہ ان کی بینائی ختم ہوگئی اور انہیں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے شفاء کی نیت سے آب زم زم پیا اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کے لئے جو آب زم زم کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور میں نے اپنی آنکھوں میں بھی پانی ڈالا تو مجھے اس عارضہ سے بہت جلد نجات مل گئی۔ حالانکہ ڈاکٹر حضرات آنکھ میں پانی ڈالنے سے مجھے روکتے تھے پانی آنکھ میں ڈالنے کو وہ اندھا ہونے کا سبب کہتے تھے

لیکن جب طبیعت کے معاملہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد غالب ہو تو معاملہ الٹ جاتا ہے۔

(3) اسی جار اللہ محمد بن عبدالعزیز نے کتاب مذکور میں اپنے بارے میں لکھا جیسا کہ میں نے اسے لکھا ہوا اس کے خط میں دیکھا اس نے کہا۔

910ھ میں اسی طرح کا واقعہ مجھے پیش آیا کیونکہ میری آنکھوں کو درد شروع ہو گئی۔ اس بیماری کو "حطاط" کہا جاتا ہے اور اس بیماری میں آنکھوں کی پلکوں کے اندر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ اس تکلیف نے مجھے مطالعہ اور رات کو مسجد حرام میں حج کے دنوں میں چلنے سے روک دیا تو میں مطاف شریف میں نماز صبح ادا کرتا اور زم زم کے کنویں کی طرف چلا جاتا اور اس کا پانی پیتا اور حجر اسود کے مقابل حوض میں اپنا سر داخل کر دیتا اور اس کے درمیان اپنی آنکھیں کھولتا اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتا اور میرا دل ٹوٹ چکا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسی سال اس بیماری سے مجھے عافیت عطا کر دی۔

نظر کی جلاء اور آب زم زم

ازرقی نے ضحاک ابن مزاحم تابعی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آب زم زم کو تضلع (خوب سیر ہو کر پینے) سے منافقت سے بیزاری ہے اور آب زم زم سر کے درد کو دور کرتا ہے اور بینائی کو بڑھاتا ہے۔

(اخبار مکہ، جلد دوم صفحہ 45، حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں صفحہ 360 پر اسے ذکر کیا آب زم زم کو سیر ہو کر پینے والی حدیث کے شاہد ہوتے ہوئے۔

اور اِنَّ مَاءَ هَا يَذْهَبُ بِالصُّدَاعِ سے پینے کا احتمال بھی ہے اور بطور تیل لگانے کا احتمال بھی ہے (ازالۃ الدھش والولہ صفحہ 52)

آب زم زم کی یہ خاصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آب زم زم کے متعلق ارشاد مبارکہ کہ وہ شفاء سقم ہے کے عموم کے تحت داخل ہے۔

اور یہ بات عنقریب آرہی ہے کہ آب زم زم سر اور بدن پر ڈالنا سنت ہے اور اس میں دیکھنا عبادت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عبادت بدن کے اعضاء کو نور اور جلاء عطا کرتی ہے۔

حلق میں اٹکی سوئی اور آب زم زم

فاکھی نے اخبار مکہ جلد دوم صفحہ 35 میں کہا۔ احمد بن محمد بن حمزۃ بن واصل نے اپنے آپ سے یا کسی اور سے اہل مکہ میں سے روایت کرتے ہوئے مجھے بیان کیا۔

کہ انہوں نے ایک آدمی کو مسجد حرام میں باب الصفا کے قریب دیکھا۔ لوگ اس پر اکٹھے ہوئے تھے۔ میں اس کے قریب ہوا تو ایک آدمی کا منہ بندھا ہوا تھا تا کہ نہ کاٹے اور نہ کھائے۔ اسے لکڑی کے ٹکڑے سے باندھا گیا تھا تو میں نے کہا اسے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے ستو پیے، ستو ایک کھانا ہے جسے گندم یا جو کے آٹے سے بنایا جاتا ہے اور ستو کے اندر سوئی تھی وہ اس کے حلق میں چلی گئی۔ اس کے حلق میں رک گئی اور یہ منہ بند نہ کر سکتا تھا اور اچانک موت جیسی تکلیف میں مبتلا ہو گیا۔

آپ فرماتے ہیں اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور اسے کہا آب زم زم تک چلو پھر اس سے پیو، نیت نئے سرے سے کرلو اور اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔

تو وہ آب زم زم کے پاس گیا اور پوری کوشش کر کے اس نے پیا حتیٰ کہ اسے خوشی و فرحت ہوئی پھر وہ اپنی جگہ واپس آ گیا اور میں اپنے کام کے لئے چلا گیا۔

پھر جب اس کے کئی دنوں بعد میں اس سے ملا اسے کوئی تکلیف نہ تھی۔ میں نے

اس سے کہا تیرا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا میں نے آب زم زم پیا تو پھر میں اپنے پہلے حال پر آ گیا یہاں تک کہ میں ایک ستون کے پاس پہنچا تو میں نے اپنی پشت سے اس کے ساتھ ٹیک لگالی مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گیا جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے سوئی کو بالکل محسوس نہ کیا۔

زبان کی گرہ اور آب زم زم

صاحب جوہر منظم متوفی 1165 نے ذکر کیا (صفحہ 72) کہ ان کے ایک ساتھی تھے جنہیں عبدالرحمن بن مصلح الدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ میں چھوٹا تھا ایک ڈراؤنی شکل والے کے پاس قرآن پڑھتا تھا۔ ایک دن میرے لئے سبق یاد کرنا مشکل ہو گیا جب اس نے دیکھا کہ میں نے سبق یاد نہیں کیا تو اس نے میری طرف غصہ سے ترچھی نگاہ سے دیکھا اور پٹائی کے بغیر مجھے بہت برا بھلا کہا۔ اس کی ہیبت سے مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا تو میں بولنے پر قادر نہ رہا اور نہ کھڑے ہونے کی ہمت رہی اور میں ان کے چہرہ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہ گیا اور پسینہ میرے جسم سے اس طرح بہنے لگا کہ میرے نیچے والا فرش گیلا ہو گیا۔

یہ خبر میرے والد صاحب کو پہنچی تو انہوں نے کوئی ڈاکٹر نہ چھوڑا مگر اسے میرے پاس لائے۔ تمام حکماء و ڈاکٹر حضرات نے اس پر اتفاق کر لیا کہ اس بیماری کے لئے (الافلونیا) کے سوا کوئی دوا زیادہ نفع بخش نہیں ہے تو ابا جان اس سے رک گئے اور فرمایا اگر یہ بڑی عمر والا ہوتا تو میں اس کو حرام نہ کھلاتا جبکہ اس وقت یہ تمیز کی عمر سے بھی کم ہے۔

پھر آپ نے مجھے شفاء کے ارادہ سے آب زم زم پلانا شروع کر دیا تو میں نے

بولنا شروع کر دیا حتیٰ کہ دن بدن میری زبان کی گرہ کھلتی چلی گئی پھر بالکل یہ تکلیف اللہ کی مدد سے بہت جلد زائل ہوگئی۔

بخار اور آب زم زم

یہ بات ہو چکی کہ آب زم زم میں عمومی طور پر ہر بیماری کی شفا ہے اور خصوصی طور پر وہ بخار کی بیماری کی شفاء ہے۔ امام بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری (کتاب بدء الخلق باب صفتہ النار جلد ششم صفحہ 330) میں ابی جمرۃ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس مکہ میں بیٹھا تھا اور مجھے بخار ہو گیا تو انہوں نے کہا اسے اپنے سے آب زم زم کے ساتھ ٹھنڈا کر کے دور کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو، یا راوی کہتے ہیں کہ فرمایا آب زم زم سے ٹھنڈا کرو۔ یہ شک ابی جمرہ ضبعی سے روایت کرنے والے ہمام کو ہے۔ (حافظ ابن حجر نے فتح جلد دہم صفحہ 175 میں کہا) فابردوھا میں جو مشہور طریقہ ضبط ہے وہ یہ ہے کہ فاء کے بعد ہمزہ وصلی ہے اور راء پر پیش ہے اور راء کی زیر کی حکایت بھی ہے۔ معنی ہوگا کہ اس (بخار) کی حرارت کو ساکن کر دو اور ابن حجر نے جوہری سے روایت کی کہ ہمزہ قطعی مفتوح (اس پر زبر) ہے اور راء پر زیر ہے۔

اور امام احمد کی مسند میں روایت میں شک کے بغیر فَاَبْرِ دُوْھَا بِمَاءِ زَمْ زَمَ ہے۔ (جلد اول صفحہ 291، اس روایت کو ابن حجر نے فتح جلد دہم صفحہ 176 میں باب کی زیادات میں ذکر کیا ہے اور یہ روایت ان کے قاعدہ پر صحیح یا حسن ہے۔)

البتہ ٹھنڈا کرنے کی کیفیت کو حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا

"بخار کو ٹھنڈا کرنے کی کیفیت بہترین وہ ہے جو سیدہ اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمل ہے کہ آپ بخار والے کے بدن پر اس کے سینے پر کچھ پانی چھڑک دیا کرتی تھیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی کو دم کر کے پھونکنے یا چھڑکنے کی اجازت ہوتی ہے۔

اور پھر صحابی، مثلاً اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ان حضرات میں سے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے ساتھ لازم ہو چکے تھے تو یہ حضرات غیر سے زیادہ بہتر مراد جانتے تھے اور ہوسکتا ہے امام بخاری کے سیدہ اسماء کی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے بعد ذکر کرنے میں کوئی راز ہو کیونکہ ابن عمر کی حدیث مذکورہ ہوئی کہ بخار جہنم کی گرمی ہے اس کو پانی سے بجھاؤ اور یہ اس کی نئی اور عجیب ترتیب ہے۔

(فتح الباری جلد دہم صفحہ 176)

زم زم کے پانی سے کینسر کا علاج

یہ قصہ لوگوں کے درمیان مشہور ہے۔ بعض کتابوں اور رسائل میں لکھا ہوا ہے اور کیسٹ میں خود صاحب قصہ کی آواز میں ٹیپ شدہ ہے۔

میں نے اس قصہ کو "رسالۃ الاسلام" سے نقل کیا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے:

لیلیٰ ایک خوب صورت مغربی خاتون ہے۔ وہ خطرناک بیماری کینسر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر لوگ اس کا علاج کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کی تمام امیدیں منقطع ہو چکی ہیں سوائے اللہ کی ذات کے، جسے وہ اس سے پہلے فراموش کئے ہوئے تھی۔ بیت اللہ شریف میں وہ اسی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ پھر کیا ہوا؟ ہم آپ کو لیلیٰ سے ملاتے ہیں تا کہ وہ بنفس نفیس اپنی آپ بیتی بیان کرے۔ وہ کہتی ہیں۔

میں تقریباً عرصہ نو سال سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہوں اور وہ ہے کینسر۔ تمام لوگ جانتے ہیں کہ یہ نام ہی ایک خوفناک ہے۔ مغرب میں ہم اسے کینسر نہیں کہتے بلکہ ہم لوگوں نے اس کا نام رکھا ہوا ہے ہلاکت، موت یا خبیث مرض۔

میں نہایت ہی خوشحال تھی مگر اللہ پر میرا ایمان بہت کمزور تھا۔ میں اللہ کی ذات سے غافل تھی۔ میں سمجھتی تھی کہ انسان کی خوب صورتی دائمی ہے، اسی طرح اس کی جوانی اور صحت بھی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو جاؤں گی۔ جب میں اس مرض کا شکار ہوئی تو اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ میں نے اس سے بھاگنے کا سوچا، لیکن کدھر؟ میں جہاں کہیں بھی جاتی، یہ بیماری میرے ساتھ تھی۔ میں نے خودکشی کا ارادہ کیا لیکن میں اپنے خاوند اور بچوں سے بہت محبت رکھتی تھی۔ میں نے یہ کبھی نہ سوچا تھا کہ اگر میں خودکشی کرلوں گی تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کی سخت سزا دے گا کیونکہ میں بدستور اللہ سے غافل تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض کے ذریعے اور میرے ذریعے بہت سے لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمالیا تھا۔ چنانچہ حیرت انگیز معاملات ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔

میں اس مرض میں مبتلا ہوئی تو میں نے بلجیم کا سفر اختیار کیا۔ وہاں بہت سارے ڈاکٹروں سے ملی۔ انہوں نے میرے خاوند سے کہا کہ ان کی چھاتیاں کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں اور پھر اس کے بعد ایسی سخت ادویہ استعمال کرنا ہوں گی جس سے جسم کے تمام بال حتیٰ کہ پلکیں اور ابرو تک جھڑ جائیں گے۔ چہرے پر داڑھی کے بال اگ آئیں گے۔ اسی طرح ناخن اور دانت بھی گر جائیں گے۔ مگر میں نے ایسی دوا کھانے سے کلیتاً انکار کر دیا اور کہا کہ میں بدشکل بننے کے بجائے اپنی چھاتیوں، بالوں اور اللہ نے جو کچھ میرے اندر بنایا ہے، کے ساتھ مرنے کو ترجیح دوں گی۔ میری درخواست

پر ڈاکٹروں نے میرے لئے ہلکا پھلکا علاج تجویز کر دیا۔ میں واپس اپنے وطن کو لوٹ آئی۔ دوائیں استعمال کیں مجھ پر کوئی برا اثر نہ پڑا۔ میں اس پر خوش تھی اور دل میں سوچ رہی تھی کہ شاید ڈاکٹر لوگ میرے مرض کی صحیح تشخیص نہیں کر سکے اور مجھے کینسر کا مرض نہیں ہے۔

تقریباً چھ ماہ کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرا وزن کم ہو رہا ہے۔ میرا رنگ بہت زیادہ بدل گیا اور ہمیشہ رہنے والی تکالیف محسوس ہونے لگیں۔ میرے ایک معالج نے مجھے دوبارہ بلجیم جانے کا مشورہ دیا۔ میں بلجیم چلی گئی۔ وہاں مصیبت میری منتظر تھی۔ معالجین نے میرے خاوند سے کہا کہ بیماری پھیل چکی ہے۔ دونوں پھیپھڑے بری طرح متاثر ہو چکے ہیں۔ اب اس صورت حال میں ان کے پاس کوئی دوا نہیں۔ پھر انہوں نے میرے خاوند کو مشورہ دیا کہ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے جائیں تا کہ موت آئے تو گھر میں آئے۔ میرا خاوند یہ سن کر بہت گھبرا گیا۔ ہم واپس اپنے گھر جانے کے بجائے فرانس چلے گئے۔ ہمارا خیال تھا کہ وہاں اس کا علاج ضرور ہو گا لیکن سب کچھ لا حاصل۔

آخر کار ہم اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ وہاں کسی آدمی کی مدد سے اسپتال میں داخلہ لے لیں اور میں اپنی چھاتیاں کٹوالوں اور سخت مشکل علاج بھی کراؤں گی۔ مگر میرے خاوند کو ایک ایسی بات یاد آ گئی جسے ہم بھلا چکے تھے اور جس کی طرف سے زندگی بھر غافل رہے۔ اللہ نے میرے خاوند کے دل میں یہ بات الہام کر دی کہ ہم بیت اللہ کی زیارت کریں اور وہاں اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے سوال کریں کہ وہ ہماری اس تکلیف کو دور فرما دے۔ ہم اس سفر پر روانہ ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

ہم پیرس سے نکلے تو ہم نے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَر کا وظیفہ ورد زبان

بنالیا۔ مجھے بڑی فرحت محسوس ہو رہی تھی کیونکہ میں پہلی مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوں گی اور کعبہ کی زیارت کروں گی۔ میں نے پیرس سے قرآن کا ایک نسخہ بھی خرید لیا اور ہم لوگ مکہ مکرمہ کی طرف عازم سفر ہوئے۔

ہم بیت اللہ میں پہنچے۔ میں نے کعبہ کو دیکھا تو میرے آنسو تھمنے کا نام ہی نہ لے رہے تھے کیونکہ مجھے اپنے فرائض، نماز اور اللہ کے سامنے خشوع وخضوع جیسی چیزوں کے فوت ہونے پر سخت ندامت اور شرمندگی تھی۔ میں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! ڈاکٹروں کے لئے میرا علاج کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اے میرے مالک! بیماری بھی تیرے ہی اذن سے ہے اور علاج بھی تیری ہی جانب سے میسر آئے گا۔ اے میرے مشفق پروردگار! اب میرے سامنے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ میرے لئے تیرے سوا کسی کا دروازہ نہیں جو میں کھٹکھٹا سکوں، تو اسے میرے لئے بند نہ کرنا۔ میں بیت اللہ کا طواف کرتی اور اکثر اللہ سے دعا مانگتی کہ اے اللہ! مجھے ناکام اور مایوس نہ لوٹانا۔ مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑ دینا۔ اے شافی مطلق! میرے معاملے میں معالجین کو حیران و پریشان نہ کرنا۔

جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے غافل تھی، اللہ کے دین سے بے خبر تھی، اس لئے میں نے وہاں کے علماء و مشائخ کے پاس حاضری دینا شروع کر دی۔ میں ان سے درخواست کرتی کہ مجھے ایسی کتابیں بتائیں اور آسان و جامع دعائیں سکھائیں جن سے میں مستفید ہو سکوں۔ انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ میں کتاب اللہ کی بکثرت تلاوت کروں اور خوب سیر ہو کر زم زم کا پانی پیوں۔ اسی طرح انہوں نے مجھے بکثرت اللہ کا ذکر اور درود شریف پڑھنے کی بھی تلقین کی۔

میں اللہ کے محترم گھر میں دلی راحت و اطمینان محسوس کر رہی تھی۔ میں نے

اپنے خاوند سے کہا کہ وہ مجھے ہوٹل میں ٹھہرنے کے بجائے حرم پاک میں ہی رہنے کی اجازت دے دیں۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔ حرم پاک میں میرے پاس کچھ مصری اور ترکی بہنیں بھی تھیں۔ انہوں نے مجھے اکثر روتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی۔ میں نے انہیں بتایا چونکہ میں بیت اللہ میں آئی ہوں اور مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میں اس سے اتنی والہانہ محبت کروں گی جتنی میں اب کر رہی ہوں اور دوسرا یہ کہ میں کینسر کی مریضہ ہوں، اس لئے مجھے اپنے آنسوؤں پر کوئی اختیار نہیں۔ ان بہنوں نے میرے ساتھ اتنی شفقت و محبت کا برتاؤ کیا جو میں کبھی بھی فراموش نہ کر پاؤں گی۔ وہ میرے پاس رہیں اور میری ڈھارس بندھاتیں۔

ایک دن میں نے انہیں بتایا کہ میں تو بیت اللہ میں اعتکاف کرنے والی ہوں۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے خاوندوں سے اجازت لے لی اور میرے ساتھ ہی معتکف ہو گئیں۔ ہم بہت کم سوتیں، کم کھاتیں مگر زم زم کا پانی خوب پیٹ بھر بھر کر پیتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "زم زم کا پانی اسی مقصد کو پورا کرتا ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اگر آپ اسے شفاء حاصل کرنے کے لئے پئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء بخشے گا اور اگر آپ اسے پیاس بجھانے کے لئے پئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی پیاس بجھا دے گا اور اگر آپ اسے کسی چیز سے پناہ طلب کرتے ہوئے پئیں گے تو اللہ تعالیٰ پناہ عطا کر دے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے ہماری بھوک مٹا دی۔ ہم بغیر رکے طواف کرتیں۔ ادھر ہم نے دو رکعتیں پڑھتیں ادھر پھر طواف شروع کر دیتیں۔ ہم زم زم کا پانی خوب پیٹ بھر کر پیتیں اور کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتیں اور بہت کم سوتیں۔ یہ ہمارا دن رات کا معمول تھا۔

جب میں بیت اللہ پہنچی تھی تو بہت لاغر و کمزور تھی۔ میرے جسم کے اوپر والے متاثرہ حصے میں اتنی گلٹیاں اور ایسے ورم تھے جو بتا رہے تھے کہ کینسر میرے جسم میں پھیل چکا ہے۔ میری سہیلیاں خیر خواہانہ طور پر کہتیں کہ میں اپنے متاثرہ جسم کو زم زم کے پانی سے خوب دھوؤں۔ مگر میں ان اورام اور گلٹیوں کو چھونے سے بھی ڈرتی تھی۔ جب مجھے یہ مرض یاد آ جاتا تو میں ذکر و عبادت کو بھی بھول جاتی۔ میں ہاتھ سے چھوئے بغیر اپنا جسم دھوتی۔

پانچویں دن میری دوستوں نے اصرار کیا کہ میں اپنا متاثرہ جسم زم زم کے پانی کے ساتھ خوب اچھی طرح دھوؤں۔ پہلے تو میں نے انکار کیا مگر میں نے کچھ قوت ارادی محسوس کی جو مجھے زم زم کے پانی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے اپنا جسم دھونے پر اکسا رہی تھی۔ ایک مرتبہ تو میں سخت خوف زدہ ہوئی۔ اچانک دوسری بار میں نے پھر وہی قوت محسوس کی۔ میں کوئی فیصلہ نہ کر پا رہی تھی۔ مگر دوسری مرتبہ میں نے غیر شعوری طور پر اپنے خون، پیپ اور گلٹیوں سے بھرے ہوئے جسم اور چھاتیوں پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ایسا واقعہ پیش آ گیا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ تمام گلٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ جی ہاں۔ بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ میرے جسم میں نہ تکلیف تھی نہ خون تھا اور نہ ہی پیپ۔ پہلے تو میں سخت دہشت زدہ ہوئی پھر میں نے اپنا ہاتھ اپنی قمیض میں ٹٹولنے کے لئے ڈالا مگر تمام ورم کافور ہو چکے تھے۔ میں خوف سے کانپ رہی تھی لیکن مجھے یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ میں نے اپنی کسی دوست سے کہا کہ وہ میرا جسم چھوئے اور دیکھے کہ کیا واقعتاً وہ گلٹیاں ختم ہو چکی ہیں۔ دفعتاً وہ سب کی سب چلا اٹھیں، انہوں نے ایک شور برپا کر دیا اور وہ پکارے جا رہی تھی۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر۔"

میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ مجھے اس بات کا یقین نہ آ رہا تھا کہ میں موت

کے بے رحم جبڑوں سے آزاد ہو چکی ہوں۔ مجھ پر ایک دیوانگی کا عالم طاری تھا۔ میں یہ عجیب وغریب خبر اپنے خاوند کو بتانے کے لئے دوڑی دوڑی ہوٹل میں گئی۔ جب میں اپنے کمرے میں اپنے خاوند کے ساتھ کھڑی ہوئی تو شدت فرحت میں، میں نے اپنی قمیض پھاڑ دی اور چیختے ہوئے کہا۔ دیکھئے!

دیکھئے! اللہ کی رحمت!! میں نے اسے پوری صورت حال بتائی مگر اسے بھی یقین نہ آرہا تھا۔ اس نے تو بلند آواز سے رونا، چلانا اور کہنا شروع کر دیا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹروں نے تین ہفتوں کے بعد تمہاری موت کے متعلق قسم اٹھالی تھی؟ میں نے کہا۔ عمروں کے فیصلے تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

ہم لوگ بیت اللہ شریف میں پورا ہفتہ ٹھہرے رہے۔ میں اس نعمت پر اللہ کی حمد وثنا کے ساتھ اس کا ان گنت شکر ادا کرتی رہی۔ پھر ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو گئے اور وہاں سے فرانس کو واپس لوٹے۔

جب ہم فرانس واپس پہنچے اور اپنے معالجین کو یہ واقعہ بتایا تو وہ لوگ میرے معاملے میں حیران وششدر اور متحیر رہ گئے بلکہ قریب تھا کہ وہ پاگل ہو جاتے۔ وہ مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آپ فلاں خاتون ہیں؟ میں انہیں بڑے فخر سے بتا رہی تھی کہ ہاں میں فلاں ہوں اور فلاں شخص میرا خاوند ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں اپنے رب کی طرف رجوع کر چکی ہوں، اب مجھے اللہ کے سوا کسی کا ڈر یا خوف نہیں رہا۔ فیصلہ درحقیقت اللہ ہی کا فیصلہ ہے اور حکم بھی درحقیقت اللہ ہی کا حکم ہے۔

ڈاکٹروں نے مجھ سے کہا: آپ کا معاملہ واقعتاً عجیب وغریب ہے۔ اگرچہ ورم وغیرہ زائل ہو چکے ہیں مگر ان کا دوبارہ معائنہ کرنا ضروری ہے۔ ان لوگوں نے ایک

بار پھر میرا معائنہ کیا، ٹیسٹ لئے مگر انہیں کچھ نہ ملا حالانکہ اس سے پہلے میں ان اورام کی وجہ سے سانس بھی نہ لے سکتی تھی۔ مگر جب میں بیت اللہ شریف پہنچی اور اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کی تو اس نے سب تکالیف دور کر دیں اور مجھے شفایاب فرمادیا۔

اس کے بعد میں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس مطالعہ کے دوران میں، میں بہت روتی، میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے فقدان پر شرم وندامت کے آنسو بہاتی اور ان دنوں پر افسوس کرتے ہوئے میری آنکھیں اشک بار ہو جاتیں جو میں نے اللہ سے دور رہ کر گزارے تھے۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے قبول فرمالے اور مجھ پر، میرے خاوند پر اور تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے۔ امین!

کینسر کا علاج: صرف زم زم کے پانی سے

یہ مضمون ایک عربی رسالہ ''الساحۃ العربیۃ'' سے ماخوذ ہے جس کا عنوان تھا:

''کیا آپ اللہ کے اذن سے سرطان کا علاج چاہتے ہیں۔''

کاتب ابن الوردی 01-08-2001

کافی عرصہ سے میں یہ مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر بھول گیا۔ پھر ایک شخص نے مجھے یہ یاد دلا دیا جو اپنی کینسر کی مریضہ بہن کے لئے دعا کا طالب تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کینسر اور ہر خطرناک بیماری سے اپنی پناہ میں رکھے۔

علاج یہ ہے: مریض ہر قسم کا کھانا بند کر دے گا اور صرف زم زم کے پانی پر روزہ رکھے گا۔ شروع شروع میں جب وہ کمزوری اور چکر محسوس کرے تو وہ ایک ٹھنڈے پانی سے بھرے ہوئے بڑے ٹب میں بیٹھ جائے...... پانی خواہ کوئی بھی ہو...... پانی

اس کے سینے کے نچلے حصے تک ہو۔ تقریباً آدھ گھنٹہ اس میں بیٹھے تاکہ اسے کمزوری اور سر چکرانے سے افاقہ ہو جائے۔ کچھ دنوں کے بعد جو ایک مہینہ بھی ہو سکتا ہے، کم یا زیادہ بھی، مریض سے پاخانے کے راستے مواد خارج ہوگا۔ یہی براز کینسر ہے جو خارج ہو کر ختم ہو چکا ہے۔

مندرجہ بالا نسخہ میں نے ڈاکٹر عبدالملک الجزائری سے سنا ہے۔ آپ فرانسیسی قومیت رکھتے ہیں۔ طب بدل کے مشہور معالج ہیں۔ ہر سال رمضان سے حج تک مکہ میں قیام کرتے ہیں۔ یہ نسخہ میں نے ان سے اور ان کے بعض ملنے والوں سے لیا ہے۔ ان میں سے دو آدمیوں نے تو تاکیداً بتایا کہ انہوں نے اس نسخہ کا اپنے چند عزیزوں پر تجربہ کیا جو کامیاب رہا۔ کینسر واقعتاً ختم ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالملک ایک مقوی معجون استعمال کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ یہ بہت سارے امراض سے بچاتی ہے خصوصاً کینسر ختم ہونے کے بعد اس کا استعمال بہت ضروری ہے تاکہ یہ مرض دوبارہ حملہ آور نہ ہو۔ وہ نسخہ درج ذیل ہے۔

ایک کلو خالص شہد، آدھا کلو لہسن صاف شدہ، آدھا کلو پیاز صاف شدہ، چوتھائی کلو کلونجی پسی ہوئی اور دو شیشی مچھلی کا تیل۔

استعمال کا طریقہ

تمام چیزیں ملا کر ایک مرکب بنا لیا جائے۔ یہ کھانے کی دوا ہے۔ ناشتے اور رات کے کھانے کے بعد دو دو چمچ استعمال کیے جائیں۔

یہ نسخہ میرے ایک ساتھی نے آزمایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے استعمال سے میں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ جسم بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو گیا خصوصاً

سردی کا۔ مزید تین آدمیوں نے تائید کی کہ انہوں نے اس علاج کا اپنے تین رشتہ داروں پر تجربہ کیا ہے جس میں بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ قاری حضرات اس کا تجربہ کریں گے یا کسی ایسے شخص کو یہ نسخہ بتادیں گے جو اسے مذکورہ طریقہ کے مطابق آزمائے تاکہ ہمیں بھی اس کا فائدہ پہنچے کیونکہ اللہ تعالیٰ خیر کو زندہ کرنے والے کے لئے اجر لکھ دیتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالملک کا نظریہ

ڈاکٹر عبدالملک الجزائری جو کینسر کا علاج صرف زم زم کے پانی سے روزہ رکھنا قرار دیتے ہیں، کا نظریہ ہے کہ سرطانی خلیے انسان کی خوراک سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ زم زم کے پانی سے یا عام پانی سے روزہ رکھنے سے یہ خلیے غذا نہ ملنے کی وجہ سے تلف ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ کے بعد بچے کھچے فضلے کے ساتھ ہی خارج ہو جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی ایک ماہ یا زیادہ دیر تک روزے رکھے۔ عام طور پر یہ اصول ہے کہ جو چیز فضلے کے ساتھ خارج ہو جائے وہ جسم میں باقی نہیں رہتی۔

کچھ دوسرے امراض میں اس طریقہ سے ملتا جلتا ایک طریقہ اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روزہ صرف انگور یا اس کے رس اور پانی کے ساتھ رکھا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک کتاب بھی طبع ہوئی ہے جسے میرے خیال میں عمر نصیف نے اپنے خرچ پر شائع کروا کر مفت تقسیم کیا ہے مگر اب نایاب ہے۔ بہت سارے لوگوں نے نہایت ضدی امراض میں بھی اس طریقہ سے استفادہ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ روزے کے معالجاتی فوائد کا کوئی جاہل ہی انکار کر سکتا ہے۔

تنبیہ: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کینسر حقیقی کینسر نہیں ہوتا، بلکہ صرف نظر بد یا

جناتی اثر ہوتا ہے۔ اسے ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا بلکہ پختہ کار جھاڑ پھونک کرنے والے ہی اسے سمجھ سکتے ہیں۔ پختہ کار لوگ حقیقی کینسر اور نظر بد یا جناتی اثر میں عملاً تمیز کر سکتے ہیں۔

مجھے ایک تجربہ کار دم جھاڑ کرنے والے شخص نے...... جو اپنا نام بتانا پسند نہیں کرتے ورنہ میں ضرور ان کا نام لیتا...... بتایا کہ ایک خاتون کو کینسر کی تشخیص کی گئی اور آپریشن کا فیصلہ کیا گیا مگر آپریشن سے ایک روز پہلے کسی آدمی نے انہیں بتایا کہ فلاں دم جھاڑ کرنے والے کے پاس جاؤ تا کہ مزید تسلی ہو جائے۔ جب اس خاتون پر دم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسے جناتی اثر ہے اور دم کرنے سے جن نکل گیا۔ جب مذکورہ خاتون اسپتال گئی تو سرطان کے یوں غائب ہو جانے پر ڈاکٹر حضرات بہت متعجب ہوئے۔

میں جانتا ہوں کہ لوگ ان باتوں کو سچا نہیں سمجھتے لیکن میں اس قصے کی سچائی پر اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔ یہ واقعہ مجھے اس آدمی نے بتایا ہے جس نے براہ راست اس خاتون کو دم کیا تھا۔

آب زم زم اور فالج

زم زمی نے نشر الآس میں فرمایا (لوحہ 18 ب 19 أ)

ابن قتیبہ نے کہا شاید وہ عبداللہ بن مسلم دینوری مشہور امام ہیں جن کا وصال 276 ہجری ہے یا ان کے بیٹے احمد بن عبداللہ جن کا وصال 322 ہجری ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے۔ میں نے ایک جماعت کے ساتھ حج کیا اس جماعت میں ایک مفلوج آدمی تھا میں نے اسے فالج سے درست حالت میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتے پایا تو میں نے پوچھا فالج کی بیماری تجھ سے کیسے دور ہوئی؟

تو اس نے کہا میں زم زم کے کنویں کے پاس آیا، اس سے پانی پیا اور اسے اپنی دوات میں ڈالا جو میرے پاس تھی اور برتن میں (درج ذیل عبارت) لکھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورۃ حشر 59، آیت 22 سے 24)

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 82)

اور میں نے عرض کیا اے اللہ بے شک تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔

"مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ"

آب زم زم جس ارادہ سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔

اللہ تو مجھے اپنی عافیت سے شفاء عطا فرما اور میں نے اللہ سے دعا کی اور اس برتن میں آب زم زم ڈال کر پی لیا تو مجھے عافیت عطا کر دی گئی اور میں نے بغیر معالج کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فالج سے خلاصی پائی اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔

زم زم کے پانی سے گردوں کا علاج

یہ ایک اور مراسلہ ہے جو ہمارے ایک قاری نے ہمیں ای۔میل کے ذریعے بھیجا ہے۔ وہ شیخ زندانی سے اپنی بیماری کے متعلق استفسار کرتے ہیں کہ میرے گردوں

میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے میرے گروپ (1) کا دفاعی نظام ناکارہ ہوگیا ہے۔ اس کا طبی نام (IGA) ہے۔ اس کی وجہ سے میرے گردے اپنے فرائض سرانجام دینے میں 50 فیصد فیل ہو چکے ہیں۔ میری یہ حالت گزشتہ تین سال سے ہے۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

ہمارے پاس گردوں کے مریضوں کے اکثر سوالات آتے رہتے ہیں۔ خصوصاً گردوں کے فیل ہونے کے بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ہم علاج تجویز کرتے ہیں۔ لیکن اس سے پیشتر یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ شفاء پر قادر ہے، اللہ کے فضل سے وہ ضرور شفاء پائے گا اور جو اس کا یقین نہ رکھے تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

عام طور پر گردوں کی تکلیف میں تو اللہ کی طرف سے معجزانہ طور پر ہی شفاء ملتی ہے یا پھر گردے تبدیل کروالئے جائیں۔ گردوں کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس کا پانی کاٹ دیا جائے اور وہ خشک ہو کر تلف ہو جائے۔ اب اس کا علاج تو یہی ہے کہ نیا گلاب بویا جائے۔ جب ہم گردوں کے اتلاف کا سبب تلاش کرتے ہیں تو اس پھول یا پھل کے اتلاف کا سبب درج ذیل ہوتا ہے۔

پانی کی قلت یا وائرس یا بیرونی خراب آب و ہوا یا گردوں پر سخت بوجھ۔ میں کیمیائی ادویہ کو مفید نہیں سمجھتا اور نہ ہی میں کسی ایسے شخص کو جانتا ہوں جس نے انہیں استعمال کیا ہو اور پھر شفایاب ہو گیا ہو۔ البتہ یہ مکمل بربادی کو کچھ دیر کے لئے موخر کر سکتی ہیں یا کچھ افاقہ دے سکتی ہیں مکمل صحت نہیں۔ اب تو آپ کا جگر نئی روح کا محتاج ہے جو اسے حرکت دے سکے اور اس کی پیپ اور میل کچیل کو دھو سکے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کا علاج یہ ہے:

آپ روزانہ 16 گلاس بلکہ اس سے بھی زیادہ زم زم کا پانی پئیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور پانی استعمال نہ کریں۔

☆ ضروری ہے کہ آپ فجر کی نماز کے وقت پیٹ بھر کر چار گلاس یک بارگی استعمال کریں۔

☆ ظہر اور صبح کے درمیان دو گلاس، دوپہر کے کھانے سے پہلے ایک اور بعد میں تین گلاس۔

☆ عصر کے بعد دو گلاس، مغرب کے بعد گلاس، سونے سے پہلے دو گلاس،

☆ اور ضرورت کے وقت پیشاب کریں۔

تمام چکنائی والی چیزوں، نمکیات، گیس والے مشروبات، میٹھی چیزوں، چائے اور قہوہ سے پرہیز کریں۔ وہ شہد استعمال کریں جس پر قرآن کریم پڑھ کر دم کیا گیا ہو۔ اس شہد کے دس چمچ کھائیں۔ ہر نماز کے بعد دو چمچ لیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ شہد خالص ہو۔ اپنی کمر اور سر میں ایک مرتبہ سنگی لگوائیں۔

آپ جب تین ہفتوں تک متواتر یہ علاج کرلیں گے تو انشاء اللہ آپ عجیب بہتری محسوس کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی قرأت وورد پر ہیشگی کریں۔ انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ آپ کو شفایاب کردے گا اور یہ بات کبھی نہ بھولنا کہ:

''پختہ ایمان علاج کی کامیابی کا سبب ہے۔''

آپریشن کے بغیر پتھری کا اخراج

اس واقعہ کے بیان کرنے والے ڈاکٹر فاروق عنتر ہیں۔

موصوف بیان کرتے ہیں کہ مجھے کئی سالوں سے گردے ومثانہ کے درمیان کی

نالی میں ایک پتھری کی وجہ سے بہت تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کے بغیر اس کا نکلنا محال قرار دے دیا۔ مگر میں نے دو مرتبہ آپریشن کا معاملہ ملتوی کرا دیا۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ عمرہ ادا کرنے جاؤں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں کہ مجھے شفاء کی نعمت سے نوازے اور آپریشن کے بغیر یہ پتھری نکال دے۔

چنانچہ ڈاکٹر فاروق مکہ مکرمہ گئے، عمرہ ادا کیا، زم زم کا پانی پیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر حرم سے نکلنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے معا بعد انہوں نے اپنی متاثرہ نالی میں سخت حرکت محسوس کی۔ وہ جلدی سے بیت الخلا میں گئے اور اچانک ایک معجزہ رونما ہو گیا۔ وہ بڑی پتھری نکل گئی اور آپریشن تھیٹر میں داخل ہوئے بغیر انہیں شفاء مل گئی۔ اس پتھری کا نکلنا خود ڈاکٹر موصوف کے لئے اور ان تمام معالجین کے لئے جو ان کا علاج کر رہے تھے اور مسلسل ان کی حالت پر نظر رکھے ہوئے تھے، بہت زیادہ عجیب وغریب اور حیرت ناک تھا۔

سلسل البول اور آب زم زم

جناب محترم المقام ڈاکٹر شیخ محمد مظہر بقا (جو اصول فقہ اور فقہ پر احیاء التراث الاسلام کے مرکز جامعہ ام القریٰ میں تحقیقی کام کر رہے ہیں) اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے رکھے اور ان سے نفع عطا فرمائے، نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے جب 1390ھ میں پہلا حج کیا۔ اس وقت انہیں سلسل البول کی بیماری تھی، طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے معذور تھے۔ انہوں نے شفاء کی نیت سے آب زم زم پیا اور اپنے رب سے کرم کی دعا مانگی کہ نمازیں اور عبادات کو پوری پوری پاکیزگی کے ساتھ ادا کریں اور انہیں اس بیماری سے نجات حاصل ہو جو طہارت اور پاکیزگی کے منافی ہے

تو اللہ پاک نے اس پانی کو پینے کے بعد اسی دن سے شفاء عطا کر کے ان پر کرم کر دیا۔ اور وہ ایسے ہوئے کہ جیسے انہیں یہ بیماری تھی ہی نہیں۔

اور اسی طرح آب زم زم سے شفاء پانے والوں کی خبریں بہت ہی زیادہ ہیں بلکہ وہ حد و شمار سے بڑھ کر ہیں حتیٰ کہ امام قزوینی متوفی 786ء نے فرمایا۔

اور آب زم زم تمام مختلف و متفاوت بیماریوں سے (شفا) کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بندگان خدا تو کہتے ہیں اگر تمام ان بیماریوں کو جمع کیا جائے جن کا علاج ڈاکٹر و حکیم حضرات کرتے ہیں تو یہ ان بیماریوں کا نصف بھی نہ ہوگا جن سے اللہ تعالیٰ آب زم زم کے ذریعے عافیت عطا فرماتا ہے۔ (عجائب المخلوقات صفحہ 93)

اور یہ خاصیت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان پر ظاہر فرمایا اور یہ کہ آب زم زم بیماریوں کی شفاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت کے دن تک باقی رہیں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کسی زمانہ سے مخصوص نہیں فرمایا اور ان میں امام ابوبکر بن عربی مالکی متوفی 543ھ فرماتے ہیں۔

آب زم زم سے شفاء پانا ہر اس شخص کے لئے تا قیامت اس میں موجود رہے گا جس کی نیت درست ہو۔ ضمیر صحیح ہو اور اسے جھٹلانے والا نہ ہو اور نہ تجربہ کے لئے پیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ بھروسہ و توکل کرنے والوں کے ساتھ ہے اور وہ تجربہ کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ (احکام القرآن، ابن عربی جلد سوم صفحہ 1123، الجامع الاحکام القرآن قرطبی جلد نہم صفحہ 370 میں ابن عربی سے منقول ہے۔)

اللہ شفا دینے والا پاک ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی شفا کے سوا شفا ممکن نہیں اور پاک ہے وہ ذات جس نے اس برکت والے پانی کو ہر بیماری کے لئے شفا بنایا اور ہم اللہ تعالیٰ سے درگزر، معافی، عافیت، ہمیشہ کی تندرستی اور برائی سے حفاظت،

دین، دنیا اور آخرت میں مانگتے ہیں۔اپنے لئے، ماں باپ کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے بھائیوں کے لئے، مسلمان عورتوں اور مردوں سب کے لئے، بے شک وہ سب کرم کرنے والوں سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

ابن قیم اور زم زم

ابن قیم محمد بن ابی بکر متوفی 751 نے کہا۔

میں نے اور کئی دوسرے لوگوں نے آب زم زم کے ساتھ شفاء حاصل کرنے سے عجیب وغریب امور کا تجربہ کیا ہے اور کئی بیماریوں سے میں آب زم زم کے ذریعہ شفاء کا طلبگار ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست ہو گیا (زاد المعاد جلد چہارم صفحہ 393)

مکہ میں ایک بار میں بیمار ہو گیا اور مجھے ڈاکٹر و دوا میسر نہ ہوئے تو میں آب زم زم سے علاج کرتا تھا۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ (سورۃ فاتحہ 1 آیت 4) پر عمل کرتے ہوئے میں آب زم زم لیتا اور کئی مرتبہ اس پر یہ آیت پڑھتا پھر اسے پی لیتا تو اس سے میں نے مکمل تندرستی پائی پھر میں بہت ساری تکلیفوں دردوں کے وقت اس پر اعتماد کرنے لگا تو میں نے حد درجہ اس سے نفع پایا۔(زاد المعاد جلد چہارم صفحہ 178)

(اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ پر عمل یہ نہیں کہ پانی پر دم کر کے پی لیا جائے چاہئے تو یہ تھا کہ آب زم زم نہ ہوتا اور اس آیت کا وظیفہ کیا جاتا اور شفاء ملتی اور پھر یہ تصور ہوتا کہ اللہ کے غیر سے مدد نہیں مانگی گئی جبکہ آیت نہ بھی پڑھی جاتی تب بھی آب زم زم شفاء دیتا ہے تو گویا اس سے واضح ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا اِیَّاکَ

نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ کے خلاف نہیں۔

کئی بیماریاں اور آب زم زم

بے شک شیخ عبدالرشید ابراہیم تتاری عہد عثمانی کے تتاری علماء میں سے ہیں۔ وصال 1364ھ، آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے 1907 اور 1910 میلادی کے درمیانے عرصے میں لمبے ایشیائی سفر کا ارادہ فرمایا۔ یہ سفر چین، جاپان، کوریا، ہندوستان، جنوب مشرقی ایشیا، حجاز اور شام کے شہروں پر مشتمل تھا۔ انہوں نے اپنے اس سفر کو اپنی کتاب العالم الاسلامی میں ترکی زبان میں قلمبند کیا اور جب وہ مکہ مکرمہ کے پاس سے گزرے اور آب زمزم پیا تو کہا۔

اور زم زم کے بارے میں لِمَا شُرِبَ لَہٗ کا تجربہ قطعی یقینی ہے اس میں نہ کوئی شک ہے نہ شبہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ نیت خالص اور اعتقاد پختہ ہو اور میں نے زم زم سے بہت ساری بیماریوں کا تجربہ کئی بار کیا۔ خاص کر کے مثانہ کی بیماریوں اور اندرونی بیماریوں اور آنکھوں کی تکلیفوں میں اور یہ سب بالکل پکے تجربے ہیں (العالم الاسلامی، ترجمہ استاد شیخ کمال خوجہ، (کچھ تعارف پہلے گزر چکا ہے) کتاب طبع ہو چکی ہے۔ استاذ کمال خوجہ کتاب کے مترجم نے مہربانی فرمائی کہ ان صفحات کی فوٹو کاپی مجھے عطا کی جن میں مؤلف نے زم زم سے متعلق گفتگو کی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں نے معجزات الشفاء بماء زم زم، محمد عبدالعزیز احمد کی تالیف میں اور مجدی سید ابراہیم کی تالیف میں اس واقعہ کو پایا اور انہوں نے اسے رسالہ "المجلة العربية" کے شمارہ نمبر 155 ذی الحجہ 1410ھ کے صفحہ 73 سے نقل کیا ہے۔

امام زین الدین عراقی اور زم زم

امام تقی الدین فاسی نے شفاء الغرام جلد اول صفحہ 255 میں اپنے شیخ حافظ زین الدین عراقی عبدالرحیم بن حسین متوفی، 806 رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ذکر کیا۔

کہ انہوں نے کئی مقاصد کے لئے آب زم زم پیا جن میں سے ایک ان کے پیٹ کے ساتھ معین بیماری سے شفا ہے لہٰذا آپ کو اس بیماری سے بغیر دوا صرف آب زم زم کے ساتھ شفاء عطا ہوئی۔

مرض استسقاء اور زم زم

امام تقی الدین فاسی متوفی 833ھ (شفاء الغرام جلد اول صفحہ 255) ذکر کیا کہ فقیہ علامہ مدرس مفتی ابوبکر بن عمر بن منصور اصبحی المعروف شنینی جو یمن کے معتبر علماء میں سے ہیں انہوں نے پانی زم زم پیا۔ استسقاء کی عظیم بیماری سے شفاء کی نیت سے جو انہیں مکہ میں ہی لگی تو آب زم زم پینے کے اثر سے آپ کو شفاء ہوگئی۔ اسی طرح مجھے ان کے فقیہ، صالح، بیٹے عفیف الدین عبداللہ نے مکہ میں اطلاع دی۔

اور مجھے اس نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ جب اسے شدید استسقاء کی مرض ہوئی تو وہ ڈاکٹر کے پاس مکہ میں جانے کے ارادہ سے نکلے تو جس ڈاکٹر کے پاس گئے اس نے ان کی طرف توجہ ہی نہ کی اس وجہ سے ان کا دل ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں آب زم زم پینے کا خیال ڈال دیا۔ اس حدیث کے سبب جو اس بارے میں وارد ہوئی آب زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لئے ہے تو انہوں نے زم زم کا ارادہ کرلیا اور ایک ڈول منگوا کر پانی پیا حتیٰ

کہ آپ خوب سیر ہو گئے اور سیر ہونے کے بعد آپ نے اپنے پیٹ میں کوئی چیز ٹوٹتی محسوس کی تو آپ جلدی جلدی بھاگے حتیٰ کہ رباط سدرۃ تک پہنچے تاکہ اس سے نجات حاصل کریں۔ وہاں تک پہنچتے ہوئے انہیں مسجد بھر جانے کا ڈر تھا تو انہوں نے کھل کر پاخانہ کیا پھر آب زم زم کی طرف لوٹ آئے اور دوبارہ خوب پیٹ بھر کر پیا اور پھر کثیر نکالا اس کے بعد صحیح ہو گئے۔

اور اسی اثنا میں کہ ان دنوں وہ مکہ میں کسی جگہ کپڑے دھو رہے تھے اور اپنے پاؤں سے ان کو کوٹتے تھے تو اچانک ہی وہی ڈاکٹر جس نے اسے چیک کر کے مہربانی کرنے سے منہ پھیر لیا اس نے کہا کیا تو وہی ہے جسے وہ بیماری تھی۔ انہوں نے کہا ہاں! اس نے کہا کس چیز سے تو نے علاج کیا؟ اس نے کہا آب زم زم سے تو اس نے کہا الحکیم وہ پاک ہے اس نے تجھ پر لطف و کرم کیا ہے۔

اور یہ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات بھی پہنچی اس ڈاکٹر سے کہ اس نے جب انہیں پہلی بار دیکھا تو کہا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہیں جئے گا۔

پیٹ کا پھوڑا اور آب زم زم

(دبلۃ ایک بیماری ہے جو پیٹ میں جمع ہو کر خراج (پھوڑا) یا دل کبیر (بڑا پھوڑا، ناسور) کی طرح پیٹ میں ظاہر ہوتا ہے اور اکثر جسے نکلے اسے ہلاک کر دیتا ہے۔لسان العرب)

امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ، متوفی 973ھ نے فرمایا جب میں نے 947ھ کو حج کیا اس وقت میرے پیٹ میں خربوزہ کی مقدار کا پھوڑا تھا اور مصر کے حکماء کا پہلو سے میرا آپریشن کر کے اسے نکالنے پر اجماع (اکٹھ) ہو گیا کہ پہلو کی

طرف سے آپریشن ہو اور پیٹ کے نیچے والے حصہ سے اسے نکالا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا کہ میں نے طواف وداع کے بعد آب زم زم شفاء کی نیت وارادہ سے پی لیا تو پیتے ہی میرے پیٹ میں حرارت پیدا ہوئی حتیٰ کہ وہ پھوڑا پک گیا اور سوداء ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گیا یہاں تک کہ ایک تھال بھر گیا اور یہ کام ایسا نہ تھا جس کا کرنا ڈاکٹروں اور حکیموں کی قدرت میں ہو (نشر الآس لوحہ 18 ب، کتاب لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ للعشرانی سے نقل کر کے کچھ تصرف کے ساتھ اور وہ اس میں صفحہ 242 دار القلم العربی کی حلب میں 1411 کی مطبوعہ ہے۔)

پانی سے علاج کے عمومی فوائد

1- پانی جسم اور جسم کے اندر بہاؤ کے تمام راستوں کی حفاظت کرتا ہے۔

2- پانی جسم کے اندر گردوں کے تمام افعال ووظائف کو چاق وچوبند بنانے میں معاون ہے۔

3- پانی جسم کے درجہ حرارت کو منظم اور باضابطہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔

4- پانی خون کو تمام سمیات (زہریلے مادے) سے نکھارتا ہے۔

5- پانی جسم کے اندر بہت سارے کیمیاوی اعمال میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے۔

6- پانی جسم کے کیمیاوی توازن کو قائم رکھنے میں معاون ہے اور جسم کو ضروری رطوبتیں فراہم کرتا ہے۔

7- پانی قوت ہاضمہ اور فضلہ خارج کرنے والے اعضا کو اپنا فرض ادا کرنے میں چست بناتا ہے۔

8- پانی جسم میں جوڑوں کو تری اور چربی دار مادہ مہیا کرنے میں کام کرتا ہے۔

9- پانی غذا کو جسم کی مختلف نسیجوں میں منتقل کرنے کا عمل سرانجام دیتا ہے۔

پانی کے معالجاتی فوائد

☆ یہ مدر بول شمار ہوتا ہے، خواہ یہ صرف پینے کے ذریعے ہو یا گرم حمام وغیرہ کے ذریعے ہو۔

☆ یہ جسم کو داخلی طور پر صاف کرنے والا شمار ہوتا ہے: چنانچہ تمام زہریلے مادے اور بچ جانے والے فضلے جن کی جسم کو ضرورت نہیں رہتی، پانی ان سب کو جسم سے باہر نکال پھینکتا اور جسم کو پاک وصاف کر دیتا ہے۔

☆ یہ طاقت پیدا کرنے والا شمار ہوتا ہے: یہ طاقت وقوت معدنی پانی پینے سے اور جڑی بوٹیوں کے ٹھنڈے یا گرم حمام کے عمل سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ درد کے احساس کا خاتمہ کرتا ہے: اس طرح کہ برف میں جلدی اعصاب کی سوزش کو مخدر کرنے کی تاثیر ہے۔

☆ یہ تمام قسم کی سیکٹروکز از کو دور کر کے جسم کو سکون بخشنے والا ہے: یہ خواہ گرم پانی کے غسل سے ہو یا ٹھنڈی و گرم ٹکور کی پٹیوں سے یا گلوکوز وغیرہ کی بوتل کے بطور انجکشن استعمال سے۔

☆ دوران خون کو زیادہ چستی عطا کرنے والا ہے: اس طرح کہ جسم کو ٹھنڈے یا گرم پانی میں موسم وحالات کے مطابق ڈبو کر نہایا جائے۔

☆ جسم میں از سر نو زندگی پیدا کرنے والا اور ہشاش وبشاش کرنے والا ہے: یہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے بھاپ کے غسل اور پھر ٹھنڈے پانی کے چھڑکاؤ سے حاصل ہوتا ہے۔

☆ یہ درجہ حرارت کو کم کرنے والا ہے: مختلف الانواع مشروبات پینے سے یا تیز ٹھنڈے پانی کے ساتھ نہانے سے یا ٹھنڈی ٹکوروں سے جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔

پانی جسم کی صفائی کرنے والا ہے

قولون نامی آنت جسم میں بچے کھچے ضرر رساں فضلے اور زہریلے مادوں کو باہر نکالنے کی بڑی گزرگاہ ہے۔ جب امعاء کمزور ہو جاتی ہیں تو یہ زہریلے مادے قولون کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے مختلف مضرتیں پیدا ہو کر جسم کو نقصان پہنچتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جلد پر دانے اور پھنسیاں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں یا عام طور پر حافظہ کی کمزوری اور سستی کا احساس ہوتا ہے۔ یا وزن بڑھ جاتا ہے یا بعض دوسرے امراض وعوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بلڈ پریشر اور کینسر وغیرہ۔

پانی سے آنتوں کی صفائی

1- صبح کے وقت ناشتہ کرنے سے پہلے نہار منہ ایک گلاس پانی پینا۔ یہ ست آنتوں کو ہوشیار کرتا ہے اور آنتوں کی پبوست اور خشکی زائل کرتا ہے۔

2- آنتوں کو صاف کرنے کے لئے انیمہ کرنا۔ قدیم طریقہ سے انیمہ کرنا زیادہ اچھا ہے جو ایک ٹونٹی دار ٹینکی پر مشتمل ہوتا ہے۔ صرف گرم پانی استعمال کرنا یا گرم پانی کے ساتھ لیموں کا رس دو چمچ یا پودینے کے نقوع کی کچھ مقدار شامل کر لینا۔ اس کے استعمال کا طریقہ درج ذیل ہے:-

(الف)...... انیمہ کرنے کی دو شکلیں ہیں۔ پہلی یہ کہ مریض پہلو کے بل لیٹ

جائے، دوسری یہ کہ مریض سجدہ کی شکل میں ہو۔ دونوں حالتوں میں ضروری ہے کہ انیمہ کی ٹینکی جسم سے اونچی جگہ پر ہو۔

(ب)......انیمہ کرتے وقت گرم پانی میں دو چمچ لیموں کا رس یا پودینہ کے نقوع کی تھوڑی سی مقدار شامل ہو۔

تھوڑی سی ویزلین مریض کی مقعد کے ارد گرد لگائی جائے تا کہ نالی مریض کے اندرونی حصہ میں بہ سہولت داخل ہو سکے۔

(ج)......اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پانی آہستہ آہستہ آنتوں میں داخل ہو۔ کچھ منٹوں تک یا جتنا وقفہ ممکن ہو اسے آنتوں میں روک کر رکھا جائے پھر فضلات نکالنے کے لئے اسے بہ سہولت نکلنے دیا جائے۔ یہ عمل دہرایا جائے تا کہ امعاء پوری طرح خالی ہو جائیں۔

(د)......انیمہ کے دوران مریض کو چاہئے کہ اپنا جسم مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ دے اور بڑے سکون سے سانس لے، تا کہ نالی کے عضلات میں تناؤ پیدا نہ ہو اور انیمہ کا عمل آسانی سے ہو سکے۔

(ہ)......تشنج امعاء کے ازالہ اور ان کو تکلیف سے نجات دلانے کے لئے انیمہ کرتے ہوئے 45 م درجہ تک کا ابلا ہوا گرم پانی استعمال کیا جائے جس میں بابونہ کا نقوع شامل ہو۔

3- قولون کو دھونا: یہ ایک خاص طبی ذریعہ ہے جو اسپتالوں میں قولون کو مکمل طور پر دھونے کے لئے مستعمل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طریقہ انیمہ کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہے۔

انیمہ یا قولون کو دھونے کا عمل گردوں اور جگر کے وظائف طبعی میں ہوشیاری پیدا

کرتا ہے اور نظام ہضم کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔اسی طرح معدہ ومثانہ میں سے تھکن کے اسباب دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

آنت کے سکڑنے کا علاج

اکثر اوقات پیٹ کی دیوار کے عضلات میں غیر ارادی سکیڑ پیدا ہو جانے کی وجہ سے پیٹ میں مروڑ اور اینٹھن پیدا ہو جاتے ہیں اور یوں تکلیف وگھبراہٹ کا سبب بن جاتے ہیں۔اس کا علاج اس طریقہ سے ہے:

1- پندرہ منٹ تک پیٹ پر گرم پانی بہا کر ٹکور کی جائے یا گرم پانی کی تھیلی اس کے اوپر رکھ دی جائے۔

2- مریض پودینہ یا بابونہ کے نقوع کا گرم گرم ایک کپ پیے۔

3- دس منٹ تک کمر اور پیٹ پر گولائی میں گرم تولیہ اچھی طرح لپیٹ کر پن لگا دی جائے۔

4- گرم پانی کے حمام میں اس طرح بیٹھیں کہ پانی پیٹ کے اوپر والے حصہ تک آجائے۔

5- چند منٹ تک گرم روغن زیتون سے پیٹ کی ہلکی ہلکی مالش کی جائے۔یہ مالش دائرے کی شکل میں ہو۔پہلے گھڑی کی سوئیوں کی طرح ایک طرف اور پھر اتنی ہی دیر دوسری طرف۔

معدہ اور آنتوں کے زخم کا علاج

معدہ کے زخم کا علاج عموماً مناسب غذا کے نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہو پاتا،

لیکن اگر ہم پانی، مناسب غذا، معدنی پانی کے استعمال، کھلے پانی اور مٹی کے غسل کا اہتمام کر سکیں تو مریض کو شفا کے زیادہ مواقع دیئے جا سکتے ہیں۔

معدہ اور آنتوں کی سوزش میں چشموں سے براہ راست معدنی پانی کے استعمال کو مفید سمجھا جاتا ہے اور اگر مریض کو دینے سے پہلے پانی کو 25 درجہ حرارت تک گرم کر لیا جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔

پانی کا استعمال مرض کی نوعیت کے مطابق ہوگا مثلاً شدید تیزابیت کی شکل میں بیکرو بونائٹ سوڈا ملا پانی مفید ہوگا اور تیزابیت کی قلت کی صورت میں کلورائیڈ ملے ابلے ہوئے پانی میں بیکرو بونائٹ سوڈیم شامل کر کے استعمال کریں تو نہ صرف تیزابیت کی قلت ختم ہوتی ہے بلکہ جگر اور پتے کے عمل کو بھی بہتری ملتی ہے۔

اسی طرح یہ پانی معدے کی دیوار کی سوزش کو ختم کرتا ہے اور تیزابیت کو مناسب مقدار میں رکھتا ہے۔

یہ پانی آنتوں کے سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے دائمی قبض کا بھی علاج ہے، اگر پانی آکسائیڈ کربون کی نسبت میں اضافہ ہوگا تو پانی کے درجہ حرارت میں کمی آئے گی اس سے آنتیں فضلات کو دھکیلنے میں بہتر کام کر سکیں گی۔

اس بات کا خیال رہے کہ معدے، آنتوں میں گرمی کی حالت میں اس طرح کا علاج مفید نہیں ہوگا۔ اس طرح آنتوں میں گرمی کی وجہ سے بندش، خوراک کی نالی میں زخم (خون نکلنا) یا معدے کی جھلی پھٹنے کی صورت میں یہ علاج نہ کیا جائے۔

قبض کا علاج

قبض اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سختی کی حالت میں جسم کے اندر

عضلات کا سکڑ کر اکٹھا ہو جانا ایک فساد کا ذخیرہ شمار ہوتا ہے جو بہت ساری بے چینی اور صحت میں تھکان کے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے قبض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

1- آدمی پر لازم ہے کہ وہ روزانہ جتنا زیادہ پانی پی سکے پیے۔

2- جو جڑی بوٹیاں جسم کو صاف کر دینے کی خاصیت رکھتی ہیں ان کا نقوع پیا جائے۔ مثلاً پودینہ، برسیم، آذان الحمار اور رجل الغراب وغیرہ۔

3- کچی ترکاریاں مثلاً گاجر، مولی، کھیرا اور ٹماٹر وغیرہ کھائی جائیں اور پھلوں کا جوس پیا جائے۔ خاص طور پر انگور کا جوس ہر روز صبح ایک گلاس پیا جائے۔

4- پیٹ کے نچلے حصے پر گرم کپڑے سے ٹکور کی جائے۔ اس کے بعد دس منٹ تک انگلیوں کے کنارے سے دائروی شکل میں پیٹ کی ہلکی ہلکی مالش کی جائے۔ ہر روز بستر چھوڑنے سے پہلے اس طریقے سے مالش کرنا بھی کافی ہے۔

5- کبھی کبھار انیمہ بھی فائدہ مند رہتا ہے اور اس کے ساتھ جڑی بوٹیوں پودینہ وغیرہ کے نقوع کا اضافہ کر لیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ سال میں ایک مرتبہ معدہ صاف کیا جائے۔

6- بدن ڈھیلا چھوڑ کر غسل کرنے سے قبض کا توڑ ہوتا ہے۔ اس طرح بلڈ پریشر، پٹھوں کی اینٹھن اور ڈر یا خوف سے بھی نجات ملتی ہے۔ یہ تمام منفی صفات یعنی بلڈ پریشر، پٹھوں کا کھنچاؤ اور خوف معدے میں سختی، قبض اور بہت سارے تھکاوٹ کے اسباب کا باعث بنتی ہیں۔

بچوں کے سوکھے پن کا علاج

سوکھا پن کیا ہے؟

جسم سے سیال مادوں کی شدید کمی ہو جاتی ہے، یا تو پسینہ کے ذریعے خصوصاً جب کہ جسم کا درجہ حرارت زیادہ ہو یا پاخانے کے راستے خصوصاً جب اسہال آ رہے ہوں یا قے کے ذریعے خصوصاً جب کئی مرتبہ اور زیادہ مقدار میں آئے، یا پانی کی کمی پیشاب کے راستے ہو جاتی ہے۔ یعنی جسم سے سیال مادوں کی شدید کمی کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ بچوں کے درجہ حرارت کو منظم کرنے والا مرکزی نظام غیر پختہ ہوتا ہے یعنی یہ نظام جبکہ فضا گرم ہو تو جسم کو ٹھنڈا نہیں کر سکتا اور اسی طرح اگر فضا ٹھنڈی ہو تو بچے کو کامل حرارت فراہم نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے شدید گرمی کے موسم میں بچے کے جسم کا درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے اور اسی وجہ سے پسینہ زیادہ آتا ہے اور جسم سے سیال مواد ناپید ہو جاتا ہے اور بچے کو سوکھا پن یا خشکی یا سوکھڑے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اسی لئے بچے کا درجہ حرارت اعتدال پر رکھنے کے لئے پنکھے یا ایئر کنڈیشنڈ کا استعمال کرنا چاہئے۔

بچوں کو قے آنے کے متعدد اسباب ہیں۔ کبھی تو یہ اسہال کے ساتھ ہو گی جیسا کہ گرمی کے اسہال میں جو امعائی سوزش کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یا قے شدید ابکائی کے ساتھ ہو گی جیسا کہ آنتوں کے بند ہونے اور جگر کی وبائی سوزش اور ٹائی فائیڈ میں ہوتی ہے۔ اکیلی قے پانی کی کمی کا سبب نہیں بنتی الا یہ کہ وہ بار بار اور زیادہ مقدار میں

آئے۔ کبھی یہ تمام سابق اسباب ایک بچے میں اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ بہت تیزی کے ساتھ سوکھے پن کا شکار ہو جاتا ہے جیسا کہ آنتوں کی سوزش اور گرمی کے اسہال میں ہوتا ہے۔ اس طرح کہ بسا اوقات قے، اسہال اور بلند درجہ حرارت سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں سوکھے پن کے اور بھی عوارض پائے جاتے ہیں۔ مثلاً

(الف)...... بچے کو شدید پیاس محسوس ہوتی ہے۔

(ب)...... یومیہ پیشاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

(ج)...... مریض بچے کی آنکھیں نیچے دھنس جاتی ہیں اور ساتھ ہی دماغ کا متحرک تالو بیٹھ جاتا ہے۔

(د)...... زبان، لعاب دہن اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جلد کی چمک دمک اور رونق ختم ہو جاتی ہے۔

(ہ)...... شدید حالات میں بلڈ پریشر گر جاتا ہے اور آنکھیں نکل آتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بچہ سخت صدمے یا مدہوشی سے دوچار ہو جاتا ہے بسا اوقات مرنے کے قریب چلا جاتا ہے۔

سوکھڑے کا علاج

1- علاج میں سوکھڑے کا محلول لازماً استعمال کیا جائے۔ یہ ایک چینی اور نمک کا محلول ہوتا ہے جو جسم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ یہ ایک پاؤڈر کا لفافہ ہوتا ہے جسے نمکول کہا جاتا ہے، اس کے تیار کرنے اور استعمال کا طریقہ اس پر درج ہوتا ہے۔

2- اگر بچہ یہ محلول لینے سے انکار کرے تو ضروری ہے کہ چھوٹے چمچ یا ڈراپر سے یہ

محلول دیا جائے۔

3- بچے کا درجہ حرارت کم کرنے کی دوا دی جائے۔

4- جب جسم میں حرارت ہو تو ٹھنڈے پانی کی ٹکور کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی تھوڑی تھوڑی کوئی سیال اور ہلکی پھلکی غذا دی جائے حتیٰ کہ تمام تکالیف زائل ہو جائیں۔

پانی سے جوڑوں کے درد کا علاج

تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اکثر حالات میں جوڑوں کی تکلیف پانی کے علاج کو قبول کرتی ہے اور یہ علاج اس طریقہ پر ہوگا۔

1- روزانہ وافر مقدار میں صاف و شفاف پانی پیا جائے کیونکہ اس طرح جوڑ دھل کر ضرر رساں ترشی اور تہ نشین ہونے والی کثافتوں سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔

2- مختلف جڑی بوٹیوں جیسے مریمیہ (مریم پنجہ)، حصالبان (الکلی الجبل) یا بابونہ کے نقوع کا استعمال مفید ہے۔ کیونکہ یہ مفاصل کی سوزش کم کرنے میں مدد کرتا ہے خواہ یہ نقوع پیا جائے یا اس کی گرم پٹیاں استعمال کی جائیں۔ نقوع تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک پیالی گرم پانی میں دو چمچ جڑی بوٹی کے ڈال دیئے جائیں۔ نقوع تیار ہونے کے لئے پندرہ منٹ تک پڑا رہنے دیں پھر نتھار کر استعمال میں لائیں۔

3- مریض غسل خانے میں پندرہ منٹ تک گرم پانی کے فوارے سے نہائے اور اس کے بعد ہی پانچ منٹ تک ٹھنڈا پانی استعمال کرے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ

جس جوڑ میں درد ہے وہ زیادہ تر پانی کے سامنے رکھے۔

4- گرم پانی کے بعد ٹھنڈے پانی کے فوارے میں نہانا اگر برداشت نہ ہو سکے تو سوزش زدہ جوڑ کے لئے گرم چھڑکاؤ کے بعد ٹھنڈے پانی یا برف کی ٹکور بھی ممکن ہے۔ خصوصاً کمر کے درد میں جو کسی مہرہ کے کھسک جانے کی وجہ سے لاحق ہو، اس علاج کا واضح اثر ہوتا ہے۔

5- باقاعدگی سے تیراکی کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس طرح جوڑ نرم ہو کر اچھی طرح حرکت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

6- نہانے کے دوران میں کچھ ورزشوں سے ہلکی اور درمیانی قسم کی تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ہاتھ یا پاؤں کے کسی جوڑ میں درد یا تکلیف ہے تو آپ اسے ٹب وغیرہ کے اندرونی پانی میں ڈبوئیں اور چند مرتبہ اس کے ذریعے پانی کو آگے اور پیچھے دھکیلیں۔ اس طرح چھوٹی موٹی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

7- ہاتھ کے جوڑوں کے درد کا علاج: سوتی یا اونی دستانے پندرہ بیس منٹ تک فریزر میں رکھے جائیں تاکہ خوب ٹھنڈے ہو جائیں۔ اب مریض پہلے اپنے ہاتھ نیم گرم پانی سے پھر قدرے زیادہ گرم پانی سے دھوئے اور پھر وہ ٹھنڈے دستانے پہن لے۔ دس منٹ کے بعد دستانے اتار دے اور عام تازہ پانی سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھوں کی روغن زیتون سے تقریباً پندرہ منٹ تک نرمی کے ساتھ مالش کرے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

......☆☆......